آؤ

توریت و انجیل کو سمجھیں

کتابِ مقدّس کے 25 مرکزی حوالجات

چشمہ میڈیا

āo, tauret-o-injīl ko samjheṅ.
kitāb-e-muqaddas ke 25 markazī hawālajāt

Bible quotations are from UGV.
Editing, design and layout (2017) by
Chashma Media,
www.chashmamedia.org

فہرستِ مضامین

1 کائنات کی تخلیق 6

2 انسان کی تخلیق 10

3 گناہ کا آغاز اور اللہ کا فیصلہ 14

4 گناہ میں پھنسی ہوئی دنیا کی عدالت 16

5 بڑے سیلاب کی عدالت 19

6 ابراہیم سے اللہ کا وعدہ 32

7 اسحاق کی قربانی 35

8 عیدِ فسح کا وعدہ 39

9 دس احکام 45

10 قربانی کا انتظام 48

11 موعودہ مسیح ہمارے گناہوں کو اُٹھائے گا . . . 55

12 حضرت عیسیٰ کی پیدائش 59

13 حضرت عیسیٰ کا بپتسمہ 64

14 المسیح کو آزمایا جاتا ہے 69

15 حضرت عیسیٰ اورنیکدیمس 71

16 حضرت عیسیٰ اور سامری عورت 75

17 حضرت عیسیٰ معاف کرتے اور شفا دیتے ہیں . 80

18 حضرت عیسیٰ آندھی کوتھما دیتے ہیں 83

19 حضرت عیسیٰ بدروحوں کو نکال دیتے ہیں . . . 84

20 حضرت عیسیٰ لعزر کو زندہ کر دیتے ہیں 88

21 شاگردوں کے ساتھ آخری کھانا 95

22 حضرت عیسیٰ کو مجرم ٹھہرایا جاتا ہے 96

23 حضرت عیسیٰ کو مصلوب کیا جاتا ہے 109
24 حضرت عیسیٰ موت پر فتح پاتے ہیں 113
25 شاگردوں پر ظہور اور صعودِ مسیح 119
26 انتخاب کی ضرورت ہے 122

1 کائنات کی تخلیق

پیدائش 1:1-25

پہلا دن: روشنی

1 ابتدا میں اللّٰہ نے آسمان اور زمین کو بنایا۔ 2 ابھی تک زمین
ویران اور خالی تھی۔ وہ گہرے پانی سے ڈھکی ہوئی تھی جس کے
اوپر اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ اللّٰہ کا روح پانی کے اوپر منڈلا رہا
تھا۔

3 پھر اللّٰہ نے کہا، "روشنی ہو جائے" تو روشنی پیدا ہو گئی۔ 4 اللّٰہ
نے دیکھا کہ روشنی اچھی ہے، اور اُس نے روشنی کو تاریکی سے

الگ کر دیا۔ 5 اللہ نے روشنی کو دن کا نام دیا اور تاریکی کو رات کا۔ شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں پہلا دن گزر گیا۔

دوسرا دن: آسمان

6 اللہ نے کہا، ”پانی کے درمیان ایک ایسا گنبد پیدا ہو جائے جس سے نچلا پانی اوپر کے پانی سے الگ ہو جائے۔“ 7 ایسا ہی ہوا۔ اللہ نے ایک ایسا گنبد بنایا جس سے نچلا پانی اوپر کے پانی سے الگ ہو گیا۔ 8 اللہ نے گنبد کو آسمان کا نام دیا۔ شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں دوسرا دن گزر گیا۔

تیسرا دن: خشک زمین اور پودے

9 اللہ نے کہا، ”جو پانی آسمان کے نیچے ہے وہ ایک جگہ جمع ہو جائے تاکہ دوسری طرف خشک جگہ نظر آئے۔“ ایسا ہی ہوا۔
10 اللہ نے خشک جگہ کو زمین کا نام دیا اور جمع شدہ پانی کو سمندر کا۔ اور اللہ نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ 11 پھر اُس نے کہا، ”زمین

ہریاول پیدا کرے، ایسے پودے جو بیج رکھتے ہوں اور ایسے درخت جن کے پھل اپنی اپنی قسم کے بیج رکھتے ہوں۔“ ایسا ہی ہوا۔ [12] زمین نے ہریاول پیدا کی، ایسے پودے جو اپنی اپنی قسم کے بیج رکھتے اور ایسے درخت جن کے پھل اپنی اپنی قسم کے بیج رکھتے تھے۔ اللہ نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ [13] شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں تیسرا دن گزر گیا۔

چوتھا دن: سورج، چاند اور ستارے

[14] اللہ نے کہا، ”آسمان پر روشنیاں پیدا ہو جائیں تاکہ دن اور رات میں امتیاز ہو اور اِسی طرح مختلف موسموں، دنوں اور سالوں میں بھی۔ [15] آسمان کی یہ روشنیاں دنیا کو روشن کریں۔“ ایسا ہی ہوا۔ [16] اللہ نے دو بڑی روشنیاں بنائیں، سورج جو بڑا تھا دن پر حکومت کرنے کو اور چاند جو چھوٹا تھا رات پر۔ اِن کے علاوہ اُس نے ستاروں کو بھی بنایا۔ [17] اُس نے اُنہیں

آسمان پر رکھا تاکہ وہ دنیا کو روشن کریں، [18] دن اور رات پر حکومت کریں اور روشنی اور تاریکی میں امتیاز پیدا کریں۔ اللہ نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ [19] شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں چوتھا دن گزر گیا۔

پانچواں دن: پانی اور ہَوا کے جاندار

[20] اللہ نے کہا، ”پانی آبی جانداروں سے بھر جائے اور فضا میں پرندے اُڑتے پھریں۔“ [21] اللہ نے بڑے بڑے سمندری جانور بنائے، پانی کی تمام دیگر مخلوقات اور ہر قسم کے پَر رکھنے والے جاندار بھی بنائے۔ اللہ نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ [22] اُس نے اُنہیں برکت دی اور کہا، ”پھلو پھولو اور تعداد میں بڑھتے جاؤ۔ سمندر تم سے بھر جائے۔ اِسی طرح پرندے زمین پر تعداد میں بڑھ جائیں۔“ [23] شام ہوئی، پھر صبح۔ یوں پانچواں دن گزر گیا۔

چھٹا دن: زمین پر چلنے والے جانور اور انسان

24 اللہ نے کہا، ”زمین ہر قسم کے جاندار پیدا کرے: مویشی،
رینگنے والے اور جنگلی جانور۔“ ایسا ہی ہوا۔ 25 اللہ نے ہر قسم کے
مویشی، رینگنے والے اور جنگلی جانور بنائے۔ اُس نے دیکھا کہ یہ
اچھا ہے۔

2 انسان کی تخلیق

پیدائش 2:4-24

4 یہ آسمان و زمین کی تخلیق کا بیان ہے۔ جب رب خدا نے
آسمان و زمین کو بنایا 5 تو شروع میں جھاڑیاں اور پودے نہیں
اُگتے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ اللہ نے بارش کا انتظام نہیں کیا تھا۔ اور
ابھی انسان بھی پیدا نہیں ہوا تھا کہ زمین کی کھیتی باڑی کرتا۔
6 اِس کی بجائے زمین میں سے دُھند اُٹھ کر اُس کی پوری سطح کو
تر کرتی تھی۔ 7 پھر رب خدا نے زمین سے مٹی لے کر انسان کو

تشکیل دیا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا تو وہ جیتی
جان ہوا۔

8 رب خدا نے مشرق میں ملکِ عدن میں ایک باغ لگایا۔ اُس
میں اُس نے اُس آدمی کو رکھا جسے اُس نے بنایا تھا۔ 9 رب
خدا کے حکم پر زمین میں سے طرح طرح کے درخت پھوٹ
نکلے، ایسے درخت جو دیکھنے میں دل کش اور کھانے کے لئے
اچھے تھے۔ باغ کے بیچ میں دو درخت تھے۔ ایک کا پھل
زندگی بخشتا تھا جبکہ دوسرے کا پھل اچھے اور بُرے کی پہچان
دلاتا تھا۔ 10 عدن میں سے ایک دریا نکل کر باغ کی آب پاشی
کرتا تھا۔ وہاں سے بہہ کر وہ چار شاخوں میں تقسیم ہوا۔ 11 پہلی
شاخ کا نام فیسون ہے۔ وہ ملکِ حویلہ کو گھیرے ہوئے بہتی ہے
جہاں خالص سونا، گُوگل کا گوند اور عقیقِ احمر پائے جاتے ہیں۔
13 دوسری کا نام جیحون ہے جو کوش کو گھیرے ہوئے بہتی ہے۔

14 تیسری کا نام دِجلہ ہے جو اسور کے مشرق کو جاتی ہے اور
چوتھی کا نام فرات ہے۔

15 رب خدا نے پہلے آدمی کو باغِ عدن میں رکھا تاکہ وہ اُس کی
باغ بانی اور حفاظت کرے۔ 16 لیکن رب خدا نے اُسے آگاہ
کیا، ”تجھے ہر درخت کا پھل کھانے کی اجازت ہے۔ 17 لیکن
جس درخت کا پھل اچھے اور بُرے کی پہچان دلاتا ہے اُس
کا پھل کھانا منع ہے۔ اگر اُسے کھائے تو یقیناً مرے گا۔“

18 رب خدا نے کہا، ”اچھا نہیں کہ آدمی اکیلا رہے۔ مَیں اُس
کے لئے ایک مناسب مددگار بناتا ہوں۔“

19 رب خدا نے مٹی سے زمین پر چلنے پھرنے والے جانور
اور ہَوا کے پرندے بنائے تھے۔ اب وہ اُنہیں آدمی کے
پاس لے آیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ اُن کے کیا کیا نام رکھے
گا۔ یوں ہر جانور کو آدم کی طرف سے نام مل گیا۔ 20 آدمی نے

تمام مویشیوں، پرندوں اور زمین پر پھرنے والے جانداروں کے نام رکھے۔ لیکن اُسے اپنے لئے کوئی مناسب مددگار نہ ملا۔

21 تب رب خدا نے اُسے سُلا دیا۔ جب وہ گہری نیند سو رہا تھا تو اُس نے اُس کی پسلیوں میں سے ایک نکال کر اُس کی جگہ گوشت بھر دیا۔ 22 پسلی سے اُس نے عورت بنائی اور اُسے آدمی کے پاس لے آیا۔ 23 اُسے دیکھ کر وہ پکار اُٹھا، ”واہ! یہ تو مجھ جیسی ہی ہے، میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔ اِس کا نام ناری رکھا جائے کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی ہے۔“ 24 اِس لئے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر اپنی بیوی کے ساتھ پیوست ہو جاتا ہے، اور وہ دونوں ایک ہو جاتے ہیں۔

3 گناہ کا آغاز اور اللہ کا فیصلہ

پیدائش 3:1-13

1 سانپ زمین پر چلنے پھرنے والے اُن تمام جانوروں سے
زیادہ چالاک تھا جن کو رب خدا نے بنایا تھا۔ اُس نے عورت
سے پوچھا، "کیا اللہ نے واقعی کہا کہ باغ کے کسی بھی درخت
کا پھل نہ کھانا؟" 2 عورت نے جواب دیا، "ہرگز نہیں۔ ہم باغ
کا ہر پھل کھا سکتے ہیں، 3 صرف اُس درخت کے پھل سے گریز
کرنا ہے جو باغ کے بیچ میں ہے۔ اللہ نے کہا کہ اُس کا پھل
نہ کھاؤ بلکہ اُسے چھونا بھی نہیں، ورنہ تم یقیناً مر جاؤ گے۔"
4 سانپ نے عورت سے کہا، "تم ہرگز نہ مروگے، 5 بلکہ اللہ جانتا
ہے کہ جب تم اُس کا پھل کھاؤ گے تو تمہاری آنکھیں کھل جائیں
گی اور تم اللہ کی مانند ہو جاؤ گے، تم جو بھی اچھا اور بُرا ہے اُسے
جان لو گے۔"

6 عورت نے درخت پر غور کیا کہ کھانے کے لئے اچھا اور دیکھنے میں بھی دل کش ہے۔ سب سے دل فریب بات یہ کہ اُس سے سمجھ حاصل ہو سکتی ہے! یہ سوچ کر اُس نے اُس کا پھل لے کر اُسے کھایا۔ پھر اُس نے اپنے شوہر کو بھی دے دیا، کیونکہ وہ اُس کے ساتھ تھا۔ اُس نے بھی کھا لیا۔ 7 لیکن کھاتے ہی اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور اُن کو معلوم ہوا کہ ہم ننگے ہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے انجیر کے پتے سی کر لنگیاں بنا لیں۔ 8 شام کے وقت جب ٹھنڈی ہَوا چلنے لگی تو اُنہوں نے رب خدا کو باغ میں چلتے پھرتے سنا۔ وہ ڈر کے مارے درختوں کے پیچھے چھپ گئے۔ 9 رب خدا نے پکار کر کہا، ”آدم، تُو کہاں ہے؟“ 10 آدم نے جواب دیا، ”مَیں نے تجھے باغ میں چلتے ہوئے سنا تو ڈر گیا، کیونکہ مَیں ننگا ہوں۔ اِس لئے مَیں چھپ گیا۔“ 11 اُس نے پوچھا، ”کس نے تجھے بتایا کہ تُو ننگا ہے؟ کیا تُو نے اُس

درخت کا پھل کھایا ہے جسے کھانے سے مَیں نے منع کیا تھا؟"
12 آدم نے کہا، "جو عورت تُو نے میرے ساتھ رہنے کے لئے
دی ہے اُس نے مجھے پھل دیا۔ اِس لئے مَیں نے کھا لیا۔"
13 اب رب خدا عورت سے مخاطب ہوا، "تُو نے یہ کیوں کیا؟"
عورت نے جواب دیا، "سانپ نے مجھے بہکایا تو مَیں نے
کھایا۔"

4 گناہ میں پھنسی ہوئی دنیا کی عدالت

پیدائش 3:14-24

14 رب خدا نے سانپ سے کہا، "چونکہ تُو نے یہ کیا، اِس لئے
تُو تمام مویشیوں اور جنگلی جانوروں میں لعنتی ہے۔ تُو عمر بھر پیٹ
کے بل رینگے گا اور خاک چاٹے گا۔ 15 مَیں تیرے اور عورت
کے درمیان دشمنی پیدا کروں گا۔ اُس کی اولاد تیری اولاد کی دشمن

ہو گی۔ وہ تیرے سر کو کچل ڈالے گی جبکہ تُو اُس کی ایڑی پر کاٹے گا۔“

[16] پھر رب خدا عورت سے مخاطب ہوا اور کہا، ”جب تُو اُمید سے ہو گی تو مَیں تیری تکلیف کو بہت بڑھاؤں گا۔ جب تیرے بچے ہوں گے تو تُو شدید درد کا شکار ہو گی۔ تُو اپنے شوہر کی تمنا کرے گی لیکن وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔“ [17] آدم سے اُس نے کہا، ”تُو نے اپنی بیوی کی بات مانی اور اُس درخت کا پھل کھایا جسے کھانے سے مَیں نے منع کیا تھا۔ اِس لئے تیرے سبب سے زمین پر لعنت ہے۔ اُس سے خوراک حاصل کرنے کے لئے تجھے عمر بھر محنت مشقت کرنی پڑے گی۔ [18] تیرے لئے وہ خاردار پودے اور اونٹ کٹارے پیدا کرے گی، حالانکہ تُو اُس سے اپنی خوراک بھی حاصل کرے گا۔ [19] پسینہ بہا بہا کر تجھے روٹی کمانے کے لئے بھاگ دوڑ کرنی پڑے گی۔ اور یہ سلسلہ

موت تک جاری رہے گا۔ تُو محنت کرتے کرتے دوبارہ زمین میں لوٹ جائے گا، کیونکہ تُو اُسی سے لیا گیا ہے۔ تُو خاک ہے اور دوبارہ خاک میں مل جائے گا۔“

20 آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا یعنی زندگی رکھا، کیونکہ بعد میں وہ تمام زندوں کی ماں بن گئی۔ 21 رب خدا نے آدم اور اُس کی بیوی کے لئے کھالوں سے لباس بنا کر اُنہیں پہنایا۔ 22 اُس نے کہا، ”انسان ہماری مانند ہو گیا ہے، وہ اچھے اور بُرے کا علم رکھتا ہے۔ اب ایسا نہ ہو کہ وہ ہاتھ بڑھا کر زندگی بخشنے والے درخت کے پھل سے لے اور اُس سے کھا کر ہمیشہ تک زندہ رہے۔“ 23 اِس لئے رب خدا نے اُسے باغِ عدن سے نکال کر اُس زمین کی کھیتی باڑی کرنے کی ذمہ داری دی جس میں سے اُسے لیا گیا تھا۔ 24 انسان کو خارج کرنے کے بعد اُس نے باغِ عدن کے مشرق میں کروبی فرشتے کھڑے کئے اور ساتھ ساتھ

ایک آتشی تلوار رکھی جو اِدھر اُدھر گھومتی تھی تاکہ اُس راستے کی حفاظت کرے جو زندگی بخشنے والے درخت تک پہنچاتا تھا۔

5 بڑے سیلاب کی عدالت

پیدائش باب 6

لوگوں کی زیادتیاں

1 دنیا میں لوگوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ اُن کے ہاں بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ 2 تب آسمانی ہستیوں نے دیکھا کہ بنی نوع انسان کی بیٹیاں خوب صورت ہیں، اور اُنہوں نے اُن میں سے کچھ چن کر اُن سے شادی کی۔ 3 پھر رب نے کہا، ”میری روح ہمیشہ کے لئے انسان میں نہ رہے کیونکہ وہ فانی مخلوق ہے۔ اب سے وہ 120 سال سے زیادہ زندہ نہیں رہے گا۔“ 4 اُن دنوں میں اور بعد میں بھی دنیا میں دیو قامت افراد تھے جو انسانی عورتوں

اور اُن آسمانی ہستیوں کی شادیوں سے پیدا ہوئے تھے۔ یہ دیو قامت افراد قدیم زمانے کے مشہور سورما تھے۔

5 رب نے دیکھا کہ انسان نہایت بگڑ گیا ہے، کہ اُس کے تمام خیالات لگاتار بُرائی کی طرف مائل رہتے ہیں۔ 6 وہ پچھتایا کہ مَیں نے انسان کو بنا کر دنیا میں رکھ دیا ہے، اور اُسے سخت دُکھ ہوا۔ 7 اُس نے کہا، ”گو مَیں ہی نے انسان کو خلق کیا مَیں اُسے رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا۔ مَیں نہ صرف لوگوں کو بلکہ زمین پر چلنے پھرنے اور رینگنے والے جانوروں اور ہَوا کے پرندوں کو بھی ہلاک کر دوں گا، کیونکہ مَیں پچھتاتا ہوں کہ مَیں نے اُن کو بنایا۔“

بڑے سیلاب کے لئے نوح کی تیاریاں

8 صرف نوح پر رب کی نظرِ کرم تھی۔ 9 یہ اُس کی زندگی کا بیان ہے۔

نوح راست باز تھا۔ اُس زمانے کے لوگوں میں صرف وہی
بے قصور تھا۔ وہ اللہ کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ 10 نوح کے تین
بیٹے تھے، سِم، حام اور یافت۔ 11 لیکن دنیا اللہ کی نظر میں بگڑی
ہوئی اور ظلم و تشدد سے بھری ہوئی تھی۔ 12 جہاں بھی اللہ دیکھتا
دنیا خراب تھی، کیونکہ تمام جانداروں نے زمین پر اپنی روِش کو
بگاڑ دیا تھا۔

13 تب اللہ نے نوح سے کہا، ”مَیں نے تمام جانداروں کو ختم
کرنے کا فیصلہ کیا ہے، کیونکہ اُن کے سبب سے پوری دنیا ظلم
و تشدد سے بھر گئی ہے۔ چنانچہ مَیں اُن کو زمین سمیت تباہ کر دوں
گا۔ 14 اب اپنے لئے سرو کی لکڑی کی کشتی بنا لے۔ اُس میں
کمرے ہوں اور اُسے اندر اور باہر تارکول لگا۔ 15 اُس کی لمبائی
450 فٹ، چوڑائی 75 فٹ اور اونچائی 45 فٹ ہو۔ 16 کشتی کی
چھت کو یوں بنانا کہ اُس کے نیچے 18 انچ کھلا رہے۔ ایک

طرف دروازہ ہو، اور اُس کی تین منزلیں ہوں۔ 17 مَیں پانی کا اِتنا بڑا سیلاب لاؤں گا کہ وہ زمین کے تمام جانداروں کو ہلاک کر ڈالے گا۔ زمین پر سب کچھ فنا ہو جائے گا۔ 18 لیکن تیرے ساتھ مَیں عہد باندھوں گا جس کے تحت تُو اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں کے ساتھ کشتی میں جائے گا۔ 19 ہر قسم کے جانور کا ایک نر اور ایک مادہ بھی اپنے ساتھ کشتی میں لے جانا تاکہ وہ تیرے ساتھ جیتے بچیں۔ 20 ہر قسم کے پَر رکھنے والے جانور اور ہر قسم کے زمین پر پھرنے یا رینگنے والے جانور دو دو ہو کر تیرے پاس آئیں گے تاکہ جیتے بچ جائیں۔ 21 جو بھی خوراک درکار ہے اُسے اپنے اور اُن کے لئے جمع کر کے کشتی میں محفوظ کر لینا۔“

22 نوح نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا اللہ نے اُسے بتایا۔

پیدائش باب 7

سیلاب کا آغاز

[1] پھر رب نے نوح سے کہا، ”اپنے گھرانے سمیت کشتی میں داخل ہو جا، کیونکہ اِس دور کے لوگوں میں سے مَیں نے صرف تجھے راست باز پایا ہے۔ [2] ہر قسم کے پاک جانوروں میں سے سات سات نر و مادہ کے جوڑے جبکہ ناپاک جانوروں میں سے نر و مادہ کا صرف ایک ایک جوڑا ساتھ لے جانا۔ [3] اِسی طرح ہر قسم کے پَر رکھنے والوں میں سے سات سات نر و مادہ کے جوڑے بھی ساتھ لے جانا تاکہ اُن کی نسلیں بچی رہیں۔ [4] ایک ہفتے کے بعد مَیں چالیس دن اور چالیس رات متواتر بارش برساؤں گا۔ اِس سے مَیں تمام جانداروں کو رُوئے زمین پر سے مٹا ڈالوں گا، اگرچہ مَیں ہی نے اُنہیں بنایا ہے۔“

5 نوح نے ویسا ہی کیا جیسا رب نے حکم دیا تھا۔ 6 وہ 600
سال کا تھا جب یہ طوفانی سیلاب زمین پر آیا۔ 7 طوفانی سیلاب
سے بچنے کے لئے نوح اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں کے
ساتھ کشتی میں سوار ہوا۔ 8 زمین پر پھرنے والے پاک اور
ناپاک جانور، پَر رکھنے والے اور تمام رینگنے والے جانور بھی
آئے۔ 9 نر و مادہ کی صورت میں دو دو ہو کر وہ نوح کے پاس آ
کر کشتی میں سوار ہوئے۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا اللہ نے
نوح کو حکم دیا تھا۔ 10 ایک ہفتے کے بعد طوفانی سیلاب زمین پر
آ گیا۔

11 یہ سب کچھ اُس وقت ہوا جب نوح 600 سال کا تھا۔
دوسرے مہینے کے 17ویں دن زمین کی گہرائیوں میں سے تمام
چشمے پھوٹ نکلے اور آسمان پر پانی کے دریچے کھل گئے۔
12 چالیس دن اور چالیس رات تک موسلادھار بارش ہوتی رہی۔

13 جب بارش شروع ہوئی تو نوح، اُس کے بیٹے سِم، حام اور یافت، اُس کی بیوی اور بہوئیں کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔ 14 اُن کے ساتھ ہر قسم کے جنگلی جانور، مویشی، رینگنے اور پَر رکھنے والے جانور تھے۔ 15 ہر قسم کے جاندار دو دو ہو کر نوح کے پاس آ کر کشتی میں سوار ہو چکے تھے۔ 16 نر و مادہ آئے تھے۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا تھا جیسا اللہ نے نوح کو حکم دیا تھا۔ پھر رب نے دروازے کو بند کر دیا۔

17 چالیس دن تک طوفانی سیلاب جاری رہا۔ پانی چڑھا تو اُس نے کشتی کو زمین پر سے اُٹھا لیا۔ 18 پانی زور پکڑ کر بہت بڑھ گیا، اور کشتی اُس پر تیرنے لگی۔ 19 آخرکار پانی اِتنا زیادہ ہو گیا کہ تمام اونچے پہاڑ بھی اُس میں چھپ گئے، 20 بلکہ سب سے اونچی چوٹی پر پانی کی گہرائی 20 فٹ تھی۔ 21 زمین پر رہنے والی ہر مخلوق ہلاک ہوئی۔ پرندے، مویشی، جنگلی جانور، تمام جاندار

جن سے زمین بھری ہوئی تھی اور انسان، سب کچھ مر گیا۔
22 زمین پر ہر جاندار مخلوق ہلاک ہوئی۔ 23 یوں ہر مخلوق کو
رُوئے زمین پر سے مٹا دیا گیا۔ انسان، زمین پر پھرنے اور
رینگنے والے جانور اور پرندے، سب کچھ ختم کر دیا گیا۔ صرف
نوح اور کشتی میں سوار اُس کے ساتھی بچ گئے۔

24 سیلاب ڈیڑھ سَو دن تک زمین پر غالب رہا۔

پیدائش باب 8

سیلاب کا اختتام

1 لیکن اللہ کو نوح اور تمام جانور یاد رہے جو کشتی میں تھے۔ اُس
نے ہَوا چلا دی جس سے پانی کم ہونے لگا۔ 2 زمین کے چشمے
اور آسمان پر کے پانی کے دریچے بند ہو گئے، اور بارش رُک
گئی۔ 3 پانی گھٹتا گیا۔ 150 دن کے بعد وہ کافی کم ہو گیا تھا۔
4 ساتویں مہینے کے 17 ویں دن کشتی اراراط کے ایک پہاڑ پر

ٹک گئی۔ 5 دسویں مہینے کے پہلے دن پانی اِتنا کم ہو گیا تھا کہ پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آنے لگی تھیں۔

7-6 چالیس دن کے بعد نوح نے کشتی کی کھڑکی کھول کر ایک کوّا چھوڑ دیا، اور وہ اُڑ کر چلا گیا۔ لیکن جب تک زمین پر پانی تھا وہ آتا جاتا رہا۔ 8 پھر نوح نے ایک کبوتر چھوڑ دیا تاکہ پتا چلے کہ زمین پانی سے نکل آئی ہے یا نہیں۔ 9 لیکن کبوتر کو کہیں بھی بیٹھنے کی جگہ نہ ملی، کیونکہ اب تک پوری زمین پر پانی ہی پانی تھا۔ وہ کشتی اور نوح کے پاس واپس آ گیا، اور نوح نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور کبوتر کو پکڑ کر اپنے پاس کشتی میں رکھ لیا۔

10 اُس نے ایک ہفتہ اَور انتظار کر کے کبوتر کو دوبارہ چھوڑ دیا۔ 11 شام کے وقت وہ لوٹ آیا۔ اِس دفعہ اُس کی چونچ میں زیتون کا تازہ پتا تھا۔ تب نوح کو معلوم ہوا کہ زمین پانی سے نکل آئی ہے۔

12 اُس نے مزید ایک ہفتے کے بعد کبوتر کو چھوڑ دیا۔ اِس دفعہ وہ واپس نہ آیا۔

13 جب نوح 601 سال کا تھا تو پہلے مہینے کے پہلے دن زمین کی سطح پر پانی ختم ہو گیا۔ تب نوح نے کشتی کی چھت کھول دی اور دیکھا کہ زمین کی سطح پر پانی نہیں ہے۔ 14 دوسرے مہینے کے 27ویں دن زمین بالکل خشک ہو گئی۔

15 پھر اللہ نے نوح سے کہا، 16 ”اپنی بیوی، بیٹوں اور بہوؤں کے ساتھ کشتی سے نکل آ۔ 17 جتنے بھی جانور ساتھ ہیں اُنہیں نکال دے، خواہ پرندے ہوں، خواہ زمین پر پھرنے یا رینگنے والے جانور۔ وہ دنیا میں پھیل جائیں، نسل بڑھائیں اور تعداد میں بڑھتے جائیں۔“ 18 چنانچہ نوح اپنے بیٹوں، اپنی بیوی اور بہوؤں سمیت نکل آیا۔ 19 تمام جانور اور پرندے بھی اپنی اپنی قسم کے گروہوں میں کشتی سے نکلے۔

20 اُس وقت نوح نے رب کے لئے قربان گاہ بنائی۔ اُس نے تمام پھرنے اور اُڑنے والے پاک جانوروں میں سے کچھ چن کر اُنہیں ذبح کیا اور قربان گاہ پر پوری طرح جلا دیا۔ 21 یہ قربانیاں دیکھ کر رب خوش ہوا اور اپنے دل میں کہا، "اب سے مَیں کبھی زمین پر انسان کی وجہ سے لعنت نہیں بھیجوں گا، کیونکہ اُس کا دل بچپن ہی سے بُرائی کی طرف مائل ہے۔ اب سے مَیں کبھی اِس طرح تمام جان رکھنے والی مخلوقات کو رُوئے زمین پر سے نہیں مٹاؤں گا۔ 22 دنیا کے مقررہ اوقات جاری رہیں گے۔ بیج بونے اور فصل کاٹنے کا وقت، ٹھنڈ اور تپش، گرمیوں اور سردیوں کا موسم، دن اور رات، یہ سب کچھ دنیا کے اخیر تک قائم رہے گا۔"

پیدائش 9:1-17

اللہ کا نوح کے ساتھ عہد

1 پھر اللہ نے نوح اور اُس کے بیٹوں کو برکت دے کر کہا،
”پھلو پھولو اور تعداد میں بڑھتے جاؤ۔ دنیا تم سے بھر جائے۔
2 زمین پر پھرنے اور رینگنے والے جانور، پرندے اور مچھلیاں
سب تم سے ڈریں گے۔ اُنہیں تمہارے اختیار میں کر دیا گیا
ہے۔ 3 جس طرح مَیں نے تمہارے کھانے کے لئے پودوں
کی پیداوار مقرر کی ہے اُسی طرح اب سے تمہیں ہر قسم کے جانور
کھانے کی اجازت بھی ہے۔ 4 لیکن خبردار! ایسا گوشت نہ کھانا
جس میں خون ہے، کیونکہ خون میں اُس کی جان ہے۔
5 کسی کی جان لینا منع ہے۔ جو ایسا کرے گا اُسے اپنی جان
دینی پڑے گی، خواہ وہ انسان ہو یا حیوان۔ مَیں خود اِس کا مطالبہ

کروں گا۔ 6 جو بھی کسی کا خون بہائے اُس کا خون بھی بہایا جائے گا۔ کیونکہ اللہ نے انسان کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

7 اب پھلو پھولو اور تعداد میں بڑھتے جاؤ۔ دنیا میں پھیل جاؤ۔“

8 تب اللہ نے نوح اور اُس کے بیٹوں سے کہا، 9 ”اب مَیں تمہارے اور تمہاری اولاد کے ساتھ عہد قائم کرتا ہوں۔ 10 یہ عہد اُن تمام جانوروں کے ساتھ بھی ہو گا جو کشتی میں سے نکلے ہیں یعنی پرندوں، مویشیوں اور زمین پر کے تمام جانوروں کے ساتھ۔ 11 مَیں تمہارے ساتھ عہد باندھ کر وعدہ کرتا ہوں کہ اب سے ایسا کبھی نہیں ہو گا کہ زمین کی تمام زندگی سیلاب سے ختم کر دی جائے گی۔ اب سے ایسا سیلاب کبھی نہیں آئے گا جو پوری زمین کو تباہ کر دے۔ 12 اِس ابدی عہد کا نشان جو مَیں تمہارے اور تمام جانداروں کے ساتھ قائم کر رہا ہوں یہ ہے کہ

13 مَیں اپنی کمان بادلوں میں رکھتا ہوں۔ وہ میرے دنیا کے ساتھ
عہد کا نشان ہو گا۔ 14 جب کبھی میرے کہنے پر آسمان پر بادل
چھا جائیں گے اور قوسِ قزح اُن میں سے نظر آئے گی 15 تو مَیں
یہ عہد یاد کروں گا جو تمہارے اور تمام جانداروں کے ساتھ کیا گیا
ہے۔ اب کبھی بھی ایسا سیلاب نہیں آئے گا جو تمام زندگی کو
ہلاک کر دے۔ 16 قوسِ قزح نظر آئے گی تو مَیں اُسے دیکھ کر اُس
دائمی عہد کو یاد کروں گا جو میرے اور دنیا کی تمام جاندار مخلوقات
کے درمیان ہے۔ 17 یہ اُس عہد کا نشان ہے جو مَیں نے دنیا
کے تمام جانداروں کے ساتھ کیا ہے۔“

6 ابراہیم سے اللہ کا وعدہ

پیدائش 12:1-8

1 رب نے ابرام سے کہا، ”اپنے وطن، اپنے رشتے داروں اور
اپنے باپ کے گھر کو چھوڑ کر اُس ملک میں چلا جا جو مَیں تجھے

دکھاؤں گا۔ 2 مَیں تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا، تجھے برکت
دوں گا اور تیرے نام کو بہت بڑھاؤں گا۔ تُو دوسروں کے لئے
برکت کا باعث ہو گا۔ 3 جو تجھے برکت دیں گے اُنہیں مَیں بھی
برکت دوں گا۔ جو تجھ پر لعنت کرے گا اُس پر مَیں بھی لعنت
کروں گا۔ دنیا کی تمام قومیں تجھ سے برکت پائیں گی۔“

4 ابرام نے رب کی سنی اور حاران سے روانہ ہوا۔ لوط اُس
کے ساتھ تھا۔ اُس وقت ابرام 75 سال کا تھا۔ 5 اُس کے
ساتھ اُس کی بیوی سارَئی اور اُس کا بھتیجا لوط تھے۔ وہ اپنے
نوکر چاکروں سمیت اپنی پوری ملکیت بھی ساتھ لے گیا جو اُس
نے حاران میں حاصل کی تھی۔ چلتے چلتے وہ کنعان پہنچے۔ 6 ابرام
اُس ملک میں سے گزر کر سِکم کے مقام پر ٹھہر گیا جہاں مورِہ کے
بلوط کا درخت تھا۔ اُس زمانے میں ملک میں کنعانی قومیں آباد
تھیں۔

7 وہاں رب ابرام پر ظاہر ہوا اور اُس سے کہا، ”مَیں تیری اولاد
کو یہ ملک دوں گا۔“ اِس لئے اُس نے وہاں رب کی تعظیم میں
قربان گاہ بنائی جہاں وہ اُس پر ظاہر ہوا تھا۔ 8 وہاں سے وہ اُس
پہاڑی علاقے کی طرف گیا جو بیت ایل کے مشرق میں ہے۔
وہاں اُس نے اپنا خیمہ لگایا۔ مغرب میں بیت ایل تھا اور مشرق
میں عَی۔ اِس جگہ پر بھی اُس نے رب کی تعظیم میں قربان گاہ
بنائی اور رب کا نام لے کر عبادت کی۔

پیدائش 15:1-6

1 اِس کے بعد رب رویا میں ابرام سے ہم کلام ہوا، ”ابرام،
مت ڈر۔ مَیں ہی تیری سپر ہوں، مَیں ہی تیرا بہت بڑا اجر
ہوں۔“

2 لیکن ابرام نے اعتراض کیا، ”اے رب قادرِ مطلق، تُو مجھے
کیا دے گا جبکہ ابھی تک میرے ہاں کوئی بچہ نہیں ہے اور اِلی
عزر دمشقی میری میراث پائے گا۔ 3 تُو نے مجھے اولاد نہیں بخشی،

اِس لئے میرے گھرانے کا نوکر میرا وارث ہو گا۔“ 4 تب ابرام کو
اللہ سے ایک اَور کلام ملا۔ ”یہ آدمی اِلی عزر تیرا وارث نہیں ہو گا
بلکہ تیرا اپنا ہی بیٹا تیرا وارث ہو گا۔“ 5 رب نے اُسے باہر لے
جا کر کہا، ”آسمان کی طرف دیکھ اور ستاروں کو گننے کی کوشش کر۔
تیری اولاد اِتنی ہی بے شمار ہو گی۔“

6 ابرام نے رب پر بھروسا رکھا۔ اِس بنا پر اللہ نے اُسے
راست باز قرار دیا۔

7 اسحاق کی قربانی

پیدائش 22:1-19

1 کچھ عرصے کے بعد اللہ نے ابراہیم کو آزمایا۔ اُس نے اُس
سے کہا، ”ابراہیم!“ اُس نے جواب دیا، ”جی، مَیں حاضر
ہوں۔“ 2 اللہ نے کہا، ”اپنے اکلوتے بیٹے اسحاق کو جسے تُو پیار
کرتا ہے ساتھ لے کر موریاہ کے علاقے میں چلا جا۔ وہاں مَیں

تجھے ایک پہاڑ دکھاؤں گا۔ اُس پر اپنے بیٹے کو قربان کر دے۔ اُسے ذبح کر کے قربان گاہ پر جلا دینا۔“

3 صبح سویرے ابراہیم اُٹھا اور اپنے گدھے پر زِین کسا۔ اُس نے اپنے ساتھ دو نوکروں اور اپنے بیٹے اسحاق کو لیا۔ پھر وہ قربانی کو جلانے کے لئے لکڑی کاٹ کر اُس جگہ کی طرف روانہ ہوا جو اللہ نے اُسے بتائی تھی۔ 4 سفر کرتے کرتے تیسرے دن قربانی کی جگہ ابراہیم کو دُور سے نظر آئی۔ 5 اُس نے نوکروں سے کہا، ”یہاں گدھے کے پاس ٹھہرو۔ مَیں لڑکے کے ساتھ وہاں جا کر پرستش کروں گا۔ پھر ہم تمہارے پاس واپس آ جائیں گے۔“

6 ابراہیم نے قربانی کو جلانے کے لئے لکڑیاں اسحاق کے کندھوں پر رکھ دیں اور خود چھری اور آگ جلانے کے لئے انگاروں کا برتن اُٹھایا۔ دونوں چل دیئے۔ 7 اسحاق بولا، ”ابو!“

ابراہیم نے کہا، ”جی بیٹا۔“ ”ابو، آگ اور لکڑیاں تو ہمارے
پاس ہیں، لیکن قربانی کے لئے بھیڑ یا بکری کہاں ہے؟“
8 ابراہیم نے جواب دیا، ”اللہ خود قربانی کے لئے جانور مہیا
کرے گا، بیٹا۔“ وہ آگے بڑھ گئے۔

9 چلتے چلتے وہ اُس مقام پر پہنچے جو اللہ نے اُس پر ظاہر کیا
تھا۔ ابراہیم نے وہاں قربان گاہ بنائی اور اُس پر لکڑیاں ترتیب
سے رکھ دیں۔ پھر اُس نے اسحاق کو باندھ کر لکڑیوں پر رکھ دیا
10 اور چھری پکڑ لی تاکہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔ 11 عین اُسی
وقت رب کے فرشتے نے آسمان پر سے اُسے آواز دی،
”ابراہیم، ابراہیم!“ ابراہیم نے کہا، ”جی، مَیں حاضر ہوں۔“
12 فرشتے نے کہا، ”اپنے بیٹے پر ہاتھ نہ چلا، نہ اُس کے ساتھ
کچھ کر۔ اب مَیں نے جان لیا ہے کہ تُو اللہ کا خوف رکھتا ہے،

کیونکہ تُو اپنے اکلوتے بیٹے کو بھی مجھے دینے کے لئے تیار ہے۔“

13 اچانک ابراہیم کو ایک مینڈھا نظر آیا جس کے سینگ گنجان جھاڑیوں میں پھنسے ہوئے تھے۔ ابراہیم نے اُسے ذبح کر کے اپنے بیٹے کی جگہ قربانی کے طور پر جلا دیا۔ 14 اُس نے اُس مقام کا نام ”رب مہیا کرتا ہے“ رکھا۔ اِس لئے آج تک کہا جاتا ہے، ”رب کے پہاڑ پر مہیا کیا جاتا ہے۔“

15 رب کے فرشتے نے ایک بار پھر آسمان پر سے پکار کر اُس سے بات کی۔ 16 ”رب کا فرمان ہے، میری ذات کی قَسم، چونکہ تُو نے یہ کیا اور اپنے اکلوتے بیٹے کو مجھے پیش کرنے کے لئے تیار تھا 17 اِس لئے مَیں تجھے برکت دوں گا اور تیری اولاد کو آسمان کے ستاروں اور ساحل کی ریت کی طرح بے شمار ہونے دوں گا۔ تیری اولاد اپنے دشمنوں کے شہروں کے دروازوں

پر قبضہ کرے گی۔ [18]چونکہ تُو نے میری سنی اِس لئے تیری اولاد
سے دنیا کی تمام قومیں برکت پائیں گی۔"
[19]اِس کے بعد ابراہیم اپنے نوکروں کے پاس واپس آیا، اور
وہ مل کر بیرسبع لوٹے۔ وہاں ابراہیم آباد رہا۔

8 عیدِ فسح کا وعدہ

خروج 12:1-28

فسح کی عید

[1]پھر رب نے مصر میں موسیٰ اور ہارون سے کہا، [2]"اب سے
یہ مہینہ تمہارے لئے سال کا پہلا مہینہ ہو۔" [3]اسرائیل کی
پوری جماعت کو بتانا کہ اِس مہینے کے دسویں دن ہر خاندان کا
سرپرست اپنے گھرانے کے لئے لیلا یعنی بھیڑ یا بکری کا بچہ
حاصل کرے۔ [4]اگر گھرانے کے افراد پورا جانور کھانے کے
لئے کم ہوں تو وہ اپنے سب سے قریبی پڑوسی کے ساتھ مل کر

لیلا حاصل کریں۔ اِتنے لوگ اُس میں سے کھائیں کہ سب کے لئے کافی ہو اور پورا جانور کھایا جائے۔ [5] اِس کے لئے ایک سال کا نر بچہ چن لینا جس میں نقص نہ ہو۔ وہ بھیڑ یا بکری کا بچہ ہو سکتا ہے۔

[6] مہینے کے 14ویں دن تک اُس کی دیکھ بھال کرو۔ اُس دن تمام اسرائیلی سورج کے غروب ہوتے وقت اپنے لیلے ذبح کریں۔ [7] ہر خاندان اپنے جانور کا کچھ خون جمع کر کے اُسے اُس گھر کے دروازے کی چوکھٹ پر لگائے جہاں لیلا کھایا جائے گا۔ یہ خون چوکھٹ کے اوپر والے حصے اور دائیں بائیں کے بازوؤں پر لگایا جائے۔ [8] لازم ہے کہ لوگ جانور کو بھون کر اُسی رات کھائیں۔ ساتھ ہی وہ کڑوا ساگ پات اور بے خمیری روٹیاں بھی کھائیں۔ [9] لیلے کا گوشت کچا نہ کھانا، نہ اُسے پانی میں اُبالنا بلکہ پورے جانور کو سر، پیروں اور اندرونی حصوں سمیت آگ پر

بھوننا۔ 10 لازم ہے کہ پورا گوشت اُسی رات کھایا جائے۔ اگر کچھ صبح تک بچ جائے تو اُسے جلانا ہے۔ 11 کھانا کھاتے وقت ایسا لباس پہننا جیسے تم سفر پر جا رہے ہو۔ اپنے جوتے پہنے رکھنا اور ہاتھ میں سفر کے لئے لاٹھی لئے ہوئے تم اُسے جلدی جلدی کھانا۔ رب کے فسح کی عید یوں منانا۔

12 مَیں آج رات مصر میں سے گزروں گا اور ہر پہلوٹھے کو جان سے مار دوں گا، خواہ انسان کا ہو یا حیوان کا۔ یوں مَیں جو رب ہوں مصر کے تمام دیوتاؤں کی عدالت کروں گا۔ 13 لیکن تمہارے گھروں پر لگا ہوا خون تمہارا خاص نشان ہو گا۔ جس جس گھر کے دروازے پر مَیں وہ خون دیکھوں گا اُسے چھوڑتا جاؤں گا۔ جب مَیں مصر پر حملہ کروں گا تو مہلک وبا تم تک نہیں پہنچے گی۔ 14 آج کی رات کو ہمیشہ یاد رکھنا۔ اِسے نسل در نسل اور ہر سال رب کی خاص عید کے طور پر منانا۔

بے خمیری روٹی کی عید

15 سات دن تک بے خمیری روٹی کھانا ہے۔ پہلے دن اپنے گھروں سے تمام خمیر نکال دینا۔ اگر کوئی اِن سات دنوں کے دوران خمیر کھائے تو اُسے قوم میں سے مٹایا جائے۔ 16 اِس عید کے پہلے اور آخری دن مُقدّس اجتماع منعقد کرنا۔ اِن تمام دنوں کے دوران کام نہ کرنا۔ صرف ایک کام کی اجازت ہے اور وہ ہے اپنا کھانا تیار کرنا۔ 17 بے خمیری روٹی کی عید منانا لازم ہے، کیونکہ اُس دن مَیں تمہارے متعدد خاندانوں کو مصر سے نکال لایا۔ اِس لئے یہ دن نسل در نسل ہر سال یاد رکھنا۔ 18 پہلے مہینے کے 14ویں دن کی شام سے لے کر 21ویں دن کی شام تک صرف بے خمیری روٹی کھانا۔ 19 سات دن تک تمہارے گھروں میں خمیر نہ پایا جائے۔ جو بھی اِس دوران خمیر کھائے اُسے اسرائیل کی جماعت میں سے مٹایا جائے، خواہ وہ اسرائیلی شہری ہو یا اجنبی۔

20 غرض، اِس عید کے دوران خمیر نہ کھانا۔ جہاں بھی تم رہتے ہو
وہاں بے خمیری روٹی ہی کھانا ہے۔

پہلوٹھوں کی ہلاکت

21 پھر موسیٰ نے تمام اسرائیلی بزرگوں کو بُلا کر اُن سے کہا، ”جاؤ،
اپنے خاندانوں کے لئے بھیڑ یا بکری کے بچے چن کر اُنہیں
فسح کی عید کے لئے ذبح کرو۔ 22 زوفے کا گُچھا لے کر اُسے خون
سے بھرے ہوئے باسن میں ڈبو دینا۔ پھر اُسے لے کر خون کو
چوکھٹ کے اوپر والے حصے اور دائیں بائیں کے بازوؤں پر
لگا دینا۔ صبح تک کوئی اپنے گھر سے نہ نکلے۔ 23 جب رب
مصریوں کو مار ڈالنے کے لئے ملک میں سے گزرے گا تو وہ
چوکھٹ کے اوپر والے حصے اور دائیں بائیں کے بازوؤں پر
لگا ہوا خون دیکھ کر اُن گھروں کو چھوڑ دے گا۔ وہ ہلاک کرنے

والے فرشتے کو اجازت نہیں دے گا کہ وہ تمہارے گھروں میں جا کر تمہیں ہلاک کرے۔

24 تم اپنی اولاد سمیت ہمیشہ اِن ہدایات پر عمل کرنا۔ 25 یہ رسم اُس وقت بھی ادا کرنا جب تم اُس ملک میں پہنچو گے جو رب تمہیں دے گا۔ 26 اور جب تمہارے بچے تم سے پوچھیں کہ ہم یہ عید کیوں مناتے ہیں 27 تو اُن سے کہو، 'یہ فسح کی قربانی ہے جو ہم رب کو پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ جب رب مصریوں کو ہلاک کر رہا تھا تو اُس نے ہمارے گھروں کو چھوڑ دیا تھا۔'"

یہ سن کر اسرائیلیوں نے اللہ کو سجدہ کیا۔ 28 پھر اُنہوں نے سب کچھ ویسا ہی کیا جیسا رب نے موسیٰ اور ہارون کو بتایا تھا۔

9 دس احکام

خروج 20:1-21

[1] تب اللہ نے یہ تمام باتیں فرمائیں، [2] ”مَیں رب تیرا خدا ہوں
جو تجھے ملکِ مصر کی غلامی سے نکال لایا۔ [3] میرے سوا کسی اَور
معبود کی پرستش نہ کرنا۔ [4] اپنے لئے بُت نہ بنانا۔ کسی بھی چیز کی
مورت نہ بنانا، چاہے وہ آسمان میں، زمین پر یا سمندر میں ہو۔
[5] نہ بُتوں کی پرستش، نہ اُن کی خدمت کرنا، کیونکہ مَیں تیرا رب
غیور خدا ہوں۔ جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں اُنہیں مَیں تیسری اور
چوتھی پشت تک سزا دوں گا۔ [6] لیکن جو مجھ سے محبت رکھتے
اور میرے احکام پورے کرتے ہیں اُن پر مَیں ہزار پُشتوں تک
مہربانی کروں گا۔

[7] رب اپنے خدا کا نام بے مقصد یا غلط مقصد کے لئے
استعمال نہ کرنا۔ جو بھی ایسا کرتا ہے اُسے رب سزا دیئے بغیر
نہیں چھوڑے گا۔

8 سبت کے دن کا خیال رکھنا۔ اُسے اِس طرح منانا کہ وہ
مخصوص و مُقدّس ہو۔ 9 ہفتے کے پہلے چھ دن اپنا کام کاج کر،
10 لیکن ساتواں دن رب تیرے خدا کا آرام کا دن ہے۔ اُس
دن کسی طرح کا کام نہ کرنا۔ نہ تُو، نہ تیرا بیٹا، نہ تیری بیٹی، نہ تیرا
نوکر، نہ تیری نوکرانی اور نہ تیرے مویشی۔ جو پردیسی تیرے
درمیان رہتا ہے وہ بھی کام نہ کرے۔ 11 کیونکہ رب نے پہلے
چھ دن میں آسمان و زمین، سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے بنایا
لیکن ساتویں دن آرام کیا۔ اِس لئے رب نے سبت کے دن
کو برکت دے کر مقرر کیا کہ وہ مخصوص اور مُقدّس ہو۔

12 اپنے باپ اور اپنی ماں کی عزت کرنا۔ پھر تُو اُس ملک
میں جو رب تیرا خدا تجھے دینے والا ہے دیر تک جیتا رہے گا۔

13 قتل نہ کرنا۔

14 زنا نہ کرنا۔

15 چوری نہ کرنا۔

16 اپنے پڑوسی کے بارے میں جھوٹی گواہی نہ دینا۔

17 اپنے پڑوسی کے گھر کا لالچ نہ کرنا۔ نہ اُس کی بیوی کا، نہ اُس کے نوکر کا، نہ اُس کی نوکرانی کا، نہ اُس کے بَیل اور نہ اُس کے گدھے کا بلکہ اُس کی کسی بھی چیز کا لالچ نہ کرنا۔"

لوگ گھبرا جاتے ہیں

18 جب باقی تمام لوگوں نے بادل کی گرج اور نرسنگے کی آواز سنی اور بجلی کی چمک اور پہاڑ سے اُٹھتے ہوئے دھوئیں کو دیکھا تو وہ خوف کے مارے کانپنے لگے اور پہاڑ سے دُور کھڑے ہو گئے۔ 19 اُنہوں نے موسیٰ سے کہا، "آپ ہی ہم سے بات کریں تو ہم سنیں گے۔ لیکن اللہ کو ہم سے بات نہ کرنے دیں ورنہ ہم مر جائیں گے۔" 20 لیکن موسیٰ نے اُن سے کہا، "مت ڈرو، کیونکہ رب تمہیں جانچنے کے لئے آیا ہے، تاکہ اُس کا خوف

تمھاری آنکھوں کے سامنے رہے اور تم گناہ نہ کرو۔“ 21 لوگ دُور ہی رہے جبکہ موسیٰ اُس گہری تاریکی کے قریب گیا جہاں اللہ تھا۔

10 قربانی کا انتظام

احبار 4:1-35

1 رب نے موسیٰ سے کہا، 2 ”اسرائیلیوں کو بتانا کہ جو بھی غیرارادی طور پر گناہ کر کے رب کے کسی حکم کو توڑے وہ یہ کرے:

امام کے لئے گناہ کی قربانی

3 اگر امامِ اعظم گناہ کرے اور نتیجے میں پوری قوم قصوروار ٹھہرے تو پھر وہ رب کو ایک بےعیب جوان بَیل لے کر گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کرے۔ 4 وہ جوان بَیل کو ملاقات کے خیمے کے دروازے کے پاس لے آئے اور اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُسے رب کے سامنے ذبح کرے۔ 5 پھر وہ جانور کے خون میں

سے کچھ لے کر خیمے میں جائے۔ 6 وہاں وہ اپنی اُنگلی اُس میں ڈال کر اُسے سات بار رب کے سامنے یعنی مُقدّس ترین کمرے کے پردے پر چھڑکے۔ 7 پھر وہ خیمے کے اندر کی اُس قربان گاہ کے چاروں سینگوں پر خون لگائے جس پر بخور جلایا جاتا ہے۔ باقی خون وہ باہر خیمے کے دروازے پر کی اُس قربان گاہ کے پائے پر اُنڈیلے جس پر جانور جلائے جاتے ہیں۔ 8 جوان بَیل کی ساری چربی، انتڑیوں پر کی ساری چربی، 9 گُردے اُس چربی سمیت جو اُن پر اور کمر کے قریب ہوتی ہے اور جوڑ کلیجی کو گُردوں کے ساتھ ہی الگ کرنا ہے۔ 10 یہ بالکل اُسی طرح کیا جائے جس طرح اُس بَیل کے ساتھ کیا گیا جو سلامتی کی قربانی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ امام یہ سب کچھ اُس قربان گاہ پر جلا دے جس پر جانور جلائے جاتے ہیں۔ 11 لیکن وہ اُس کی کھال، اُس کا سارا گوشت، سر اور پنڈلیاں، انتڑیاں اور اُن کا

گوبر [12] خیمہ گاہ کے باہر لے جائے۔ یہ چیزیں اُس پاک جگہ پر جہاں قربانیوں کی راکھ پھینکی جاتی ہے لکڑیوں پر رکھ کر جلا دینی ہیں۔

قوم کے لئے گناہ کی قربانی

13 اگر اسرائیل کی پوری جماعت نے غیرارادی طور پر گناہ کر کے رب کے کسی حکم سے تجاوز کیا ہے اور جماعت کو معلوم نہیں تھا تو بھی وہ قصوروار ہے۔ 14 جب لوگوں کو پتا لگے کہ ہم نے گناہ کیا ہے تو جماعت ملاقات کے خیمے کے پاس ایک جوان بَیل لے آئے اور اُسے گناہ کی قربانی کے طور پر پیش کرے۔ 15 جماعت کے بزرگ رب کے سامنے اپنے ہاتھ اُس کے سر پر رکھیں، اور وہ وہیں ذبح کیا جائے۔ 16 پھر امامِ اعظم جانور کے خون میں سے کچھ لے کر ملاقات کے خیمے میں جائے۔ 17 وہاں وہ اپنی اُنگلی اُس میں ڈال کر اُسے سات بار رب کے سامنے

یعنی مُقدّس ترین کمرے کے پردے پر چھڑکے۔ [18] پھر وہ خیمے کے اندر کی اُس قربان گاہ کے چاروں سینگوں پر خون لگائے جس پر بخور جلایا جاتا ہے۔ باقی خون وہ باہر خیمے کے دروازے کی اُس قربان گاہ کے پائے پر اُنڈیلے جس پر جانور جلائے جاتے ہیں۔ [19] اِس کے بعد وہ اُس کی تمام چربی نکال کر قربان گاہ پر جلا دے۔ [20] اُس بَیل کے ساتھ وہ سب کچھ کرے جو اُسے اپنے ذاتی غیرارادی گناہ کے لئے کرنا ہوتا ہے۔ یوں وہ لوگوں کا کفارہ دے گا اور اُنہیں معافی مل جائے گی۔ [21] آخر میں وہ بَیل کو خیمہ گاہ کے باہر لے جا کر اُس طرح جلا دے جس طرح اُسے اپنے لئے بَیل کو جلا دینا ہوتا ہے۔ یہ جماعت کا گناہ دُور کرنے کی قربانی ہے۔

قوم کے راہنما کے لئے گناہ کی قربانی

[22] اگر کوئی سردار غیرارادی طور پر گناہ کر کے رب کے کسی حکم سے تجاوز کرے اور یوں قصوروار ٹھہرے تو [23] جب بھی اُسے پتا لگے کہ مجھ سے گناہ ہوا ہے تو وہ قربانی کے لئے ایک بے عیب بکرا لے آئے۔ [24] وہ اپنا ہاتھ بکرے کے سر پر رکھ کر اُسے وہاں ذبح کرے جہاں بھسم ہونے والی قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ یہ گناہ کی قربانی ہے۔ [25] امام اپنی اُنگلی خون میں ڈال کر اُسے اُس قربان گاہ کے چاروں سینگوں پر لگائے جس پر جانور جلائے جاتے ہیں۔ باقی خون وہ قربان گاہ کے پائے پر اُنڈیلے۔ [26] پھر وہ اُس کی ساری چربی قربان گاہ پر اُس طرح جلا دے جس طرح وہ سلامتی کی قربانیوں کی چربی جلا دیتا ہے۔ یوں امام اُس آدمی کا کفارہ دے گا اور اُسے معافی حاصل ہو جائے گی۔

عام لوگوں کے لئے گناہ کی قربانی

27 اگر کوئی عام شخص غیرارادی طور پر گناہ کر کے رب کے کسی حکم سے تجاوز کرے اور یوں قصوروار ٹھہرے تو 28 جب بھی اُسے پتا لگے کہ مجھ سے گناہ ہوا ہے تو وہ قربانی کے لئے ایک بے عیب بکری لے آئے۔ 29 وہ اپنا ہاتھ بکری کے سر پر رکھ کر اُسے وہاں ذبح کرے جہاں بھسم ہونے والی قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ 30 امام اپنی اُنگلی خون میں ڈال کر اُسے اُس قربان گاہ کے چاروں سینگوں پر لگائے جس پر جانور جلائے جاتے ہیں۔ باقی خون وہ قربان گاہ کے پائے پر اُنڈیلے۔ 31 پھر وہ اُس کی ساری چربی اُس طرح نکالے جس طرح وہ سلامتی کی قربانیوں کی چربی نکالتا ہے۔ اِس کے بعد وہ اُسے قربان گاہ پر جلا دے۔ ایسی قربانی کی خوشبو رب کو پسند ہے۔ یوں امام اُس آدمی کا کفارہ دے گا اور اُسے معافی حاصل ہو جائے گی۔

32 اگر وہ گناہ کی قربانی کے لئے بھیڑ کا بچہ لانا چاہے تو وہ بے عیب مادہ ہو۔ 33 وہ اپنا ہاتھ اُس کے سر پر رکھ کر اُسے وہاں ذبح کرے جہاں بھسم ہونے والی قربانیاں ذبح کی جاتی ہیں۔ 34 امام اپنی اُنگلی خون میں ڈال کر اُسے اُس قربان گاہ کے چاروں سینگوں پر لگائے جس پر جانور جلائے جاتے ہیں۔ باقی خون وہ قربان گاہ کے پائے پر اُنڈیلے۔ 35 پھر وہ اُس کی تمام چربی اُس طرح نکالے جس طرح سلامتی کی قربانی کے لئے ذبح کئے گئے جوان مینڈھے کی چربی نکالی جاتی ہے۔ اِس کے بعد امام چربی کو قربان گاہ پر اُن قربانیوں سمیت جلا دے جو رب کے لئے جلائی جاتی ہیں۔ یوں امام اُس آدمی کا کفارہ دے گا اور اُسے معافی مل جائے گی۔

11 موعودہ مسیح ہمارے گناہوں کو اُٹھائے گا

یسعیاہ 52:13-15

13 دیکھو، میرا خادم کامیاب ہو گا۔ وہ سربلند، ممتاز اور بہت
سرفراز ہو گا۔ 14 تجھے دیکھ کر بہتوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔
کیونکہ اُس کی شکل اِتنی خراب تھی، اُس کی صورت کسی بھی
انسان سے کہیں زیادہ بگڑی ہوئی تھی۔ 15 لیکن اب بہت سی
قومیں اُسے دیکھ کر ہکا بکا ہو جائیں گی، بادشاہ دم بخود رہ جائیں
گے۔ کیونکہ جو کچھ اُنہیں نہیں بتایا گیا اُسے وہ دیکھیں گے، اور
جو کچھ اُنہوں نے نہیں سنا اُس کی اُنہیں سمجھ آئے گی۔

یسعیاہ 53

1 لیکن کون ہمارے پیغام پر ایمان لایا؟ اور رب کی قدرت کس
پر ظاہر ہوئی؟ 2 اُس کے سامنے وہ کونپل کی طرح پھوٹ نکلا،
اُس تازہ اور ملائم شگوفے کی طرح جو خشک زمین میں چھپی ہوئی
جڑ سے نکل کر پھلنے پھولنے لگتی ہے۔ نہ وہ خوب صورت تھا،

نہ شاندار۔ ہم نے اُسے دیکھا تو اُس کی شکل و صورت میں کچھ
نہیں تھا جو ہمیں پسند آتا۔ 3 اُسے حقیر اور مردود سمجھا جاتا تھا۔ دُکھ
اور بیماریاں اُس کی ساتھی رہیں، اور لوگ یہاں تک اُس کی تحقیر
کرتے تھے کہ اُسے دیکھ کر اپنا منہ پھیر لیتے تھے۔ ہم اُس کی کچھ
قدر نہیں کرتے تھے۔
4 لیکن اُس نے ہماری ہی بیماریاں اُٹھا لیں، ہمارا ہی دُکھ بھگت
لیا۔ توبھی ہم سمجھے کہ یہ اُس کی مناسب سزا ہے، کہ اللہ نے خود
اُسے مار کر خاک میں ملا دیا ہے۔ 5 لیکن اُسے ہمارے ہی جرائم
کے سبب سے چھیدا گیا، ہمارے ہی گناہوں کی خاطر کچلا گیا۔
اُسے سزا ملی تاکہ ہمیں سلامتی حاصل ہو، اور اُسی کے زخموں
سے ہمیں شفا ملی۔ 6 ہم سب بھیڑبکریوں کی طرح آوارہ پھر رہے
تھے، ہر ایک نے اپنی اپنی راہ اختیار کی۔ لیکن رب نے اُسے
ہم سب کے قصور کا نشانہ بنایا۔

7 اُس پر ظلم ہوا، لیکن اُس نے سب کچھ برداشت کیا اور اپنا
منہ نہ کھولا، اُس بھیڑ کی طرح جسے ذبح کرنے کے لئے لے
جاتے ہیں۔ جس طرح لیلا بال کترنے والوں کے سامنے خاموش
رہتا ہے اُسی طرح اُس نے اپنا منہ نہ کھولا۔ 8 اُسے ظلم اور
عدالت کے ہاتھ سے چھین لیا گیا۔ اب کون اُس کی نسل کا
خیال کرے گا؟ کیونکہ اُس کا زندوں کے ملک سے تعلق کٹ
گیا ہے۔ اپنی قوم کے جرم کے سبب سے وہ سزا کا نشانہ بن
گیا۔ 9 مقرر یہ ہوا کہ اُس کی قبر بے دینوں کے پاس ہو، کہ وہ
مرتے وقت ایک امیر کے پاس دفنایا جائے، گو نہ اُس نے تشدد
کیا، نہ اُس کے منہ میں فریب تھا۔

10 لیکن رب ہی کی مرضی تھی کہ اُسے کچلا جائے۔ اُسی نے
اُسے دُکھ کا نشانہ بنایا۔ اور گو رب اُس کی جان کے ذریعے کفارہ
دے گا تو بھی وہ اپنے فرزندوں کو دیکھے گا۔ رب اُس کے دنوں

میں اضافہ کرے گا، اور وہ رب کی مرضی کو پورا کرنے میں کامیاب ہو گا۔ 11 اِتنی تکلیف برداشت کرنے کے بعد اُسے پھل نظر آئے گا، اور وہ سیر ہو جائے گا۔ اپنے علم سے میرا راست خادم بہتوں کا انصاف قائم کرے گا، کیونکہ وہ اُن کے گناہوں کو اپنے اوپر اُٹھا کر دُور کر دے گا۔

12 اِس لئے مَیں اُسے بڑوں میں حصہ دوں گا، اور وہ زور آوروں کے ساتھ لُوٹ کا مال تقسیم کرے گا۔ کیونکہ اُس نے اپنی جان کو موت کے حوالے کر دیا، اور اُسے مجرموں میں شمار کیا گیا۔ ہاں، اُس نے بہتوں کا گناہ اُٹھا کر دُور کر دیا اور مجرموں کی شفاعت کی۔

12 حضرت عیسیٰ کی پیدائش

لوقا 1:26-38

پیدائش کی پیش گوئی

27-26 الیشبع چھ ماہ سے اُمید سے تھی جب اللہ نے جبرائیل
فرشتے کو ایک کنواری کے پاس بھیجا جو ناصرت میں رہتی تھی۔
ناصرت گلیل کا ایک شہر ہے اور کنواری کا نام مریم تھا۔ اُس کی
منگنی ایک مرد کے ساتھ ہو چکی تھی جو داؤد بادشاہ کی نسل سے
تھا اور جس کا نام یوسف تھا۔ 28 فرشتے نے اُس کے پاس آ
کر کہا، "اے خاتون جس پر رب کا خاص فضل ہوا ہے، سلام!
رب تیرے ساتھ ہے۔"

29 مریم یہ سن کر گھبرا گئی اور سوچا، "یہ کس طرح کا سلام ہے؟"
30 لیکن فرشتے نے اپنی بات جاری رکھی اور کہا، "اے مریم،
مت ڈر، کیونکہ تجھ پر اللہ کا فضل ہوا ہے۔ 31 تُو اُمید سے ہو

کر ایک بیٹے کو جنم دے گی۔ تجھے اُس کا نام عیسیٰ (نجات دینے
والا) رکھنا ہے۔ 32 وہ عظیم ہو گا اور اللّٰہ تعالیٰ کا فرزند کہلائے گا۔
رب ہمارا خدا اُسے اُس کے باپ داؤد کے تخت پر بٹھائے گا
33 اور وہ ہمیشہ تک اسرائیل پر حکومت کرے گا۔ اُس کی
سلطنت کبھی ختم نہ ہو گی۔"

34 مریم نے فرشتے سے کہا، "یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟ ابھی تو مَیں
کنواری ہوں۔"

35 فرشتے نے جواب دیا، "روح القدس تجھ پر نازل ہو گا، اللّٰہ
تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھ پر چھا جائے گا۔ اِس لئے یہ بچہ قدوس
ہو گا اور اللّٰہ کا فرزند کہلائے گا۔ 36 اور دیکھ، تیری رشتے دار الیشبع
کے بھی بیٹا ہو گا حالانکہ وہ عمر رسیدہ ہے۔ گو اُسے بانجھ قرار دیا
گیا تھا، لیکن وہ چھ ماہ سے اُمید سے ہے۔ 37 کیونکہ اللّٰہ کے
نزدیک کوئی کام ناممکن نہیں ہے۔"

38 مریم نے جواب دیا، ”مَیں رب کی خدمت کے لئے حاضر
ہوں۔ میرے ساتھ ویسا ہی ہو جیسا آپ نے کہا ہے۔“ اِس
پر فرشتہ چلا گیا۔

لوقا 2:1-20

پیدائش

1 اُن ایام میں روم کے شہنشاہ اَوگوستُس نے فرمان جاری کیا
کہ پوری سلطنت کی مردم شماری کی جائے۔ 2 یہ پہلی مردم شماری
اُس وقت ہوئی جب کورِنیئس شام کا گورنر تھا۔ 3 ہر کسی کو اپنے
وطنی شہر میں جانا پڑا تاکہ وہاں رجسٹر میں اپنا نام درج کروائے۔
4 چنانچہ یوسف گلیل کے شہر ناصرت سے روانہ ہو کر یہودیہ کے
شہر بیت لحم پہنچا۔ وجہ یہ تھی کہ وہ داؤد بادشاہ کے گھرانے اور
نسل سے تھا، اور بیت لحم داؤد کا شہر تھا۔ 5 چنانچہ وہ اپنے نام کو
رجسٹر میں درج کروانے کے لئے وہاں گیا۔ اُس کی منگیتر مریم

بھی ساتھ تھی۔ اُس وقت وہ اُمید سے تھی۔ 6 جب وہ وہاں ٹھہرے
ہوئے تھے تو بچے کو جنم دینے کا وقت آ پہنچا۔ 7 بیٹا پیدا ہوا۔ یہ
مریم کا پہلا بچہ تھا۔ اُس نے اُسے کپڑوں میں لپیٹ کر ایک
چرنی میں لٹا دیا، کیونکہ اُنہیں سرائے میں رہنے کی جگہ نہیں ملی
تھی۔

چرواہوں کو خوش خبری

8 اُس رات کچھ چرواہے قریب کے کھلے میدان میں اپنے
ریوڑوں کی پہرا داری کر رہے تھے۔ 9 اچانک رب کا ایک
فرشتہ اُن پر ظاہر ہوا، اور اُن کے اردگرد رب کا جلال چمکا۔ یہ
دیکھ کر وہ سخت ڈر گئے۔ 10 لیکن فرشتے نے اُن سے کہا، "ڈرو
مت! دیکھو مَیں تم کو بڑی خوشی کی خبر دیتا ہوں جو تمام لوگوں کے
لئے ہو گی۔ 11 آج ہی داؤد کے شہر میں تمہارے لئے نجات دہندہ
پیدا ہوا ہے یعنی مسیح خداوند۔ 12 اور تم اُسے اِس نشان سے پہچان

لو گے، تم ایک شیرخوار بچے کو کپڑوں میں لپٹا ہوا پاؤ گے۔ وہ
چرنی میں پڑا ہوا ہو گا۔“

13 اچانک آسمانی لشکروں کے بے شمار فرشتے اُس فرشتے کے
ساتھ ظاہر ہوئے جو اللّٰہ کی حمد و ثنا کر کے کہہ رہے تھے،

14 ”آسمان کی بلندیوں پر اللّٰہ کی عزت و جلال، زمین پر اُن
لوگوں کی سلامتی جو اُسے منظور ہیں۔“

15 فرشتے اُنہیں چھوڑ کر آسمان پر واپس چلے گئے تو چرواہے
آپس میں کہنے لگے، ”آؤ، ہم بیت لحم جا کر یہ بات دیکھیں جو
ہوئی ہے اور جو رب نے ہم پر ظاہر کی ہے۔“

16 وہ بھاگ کر بیت لحم پہنچے۔ وہاں اُنہیں مریم اور یوسف
ملے اور ساتھ ہی چھوٹا بچہ جو چرنی میں پڑا ہوا تھا۔ 17 یہ دیکھ
کر اُنہوں نے سب کچھ بیان کیا جو اُنہیں اِس بچے کے بارے
میں بتایا گیا تھا۔ 18 جس نے بھی اُن کی بات سنی وہ حیرت زدہ

ہوا۔ 19 لیکن مریم کو یہ تمام باتیں یاد رہیں اور وہ اپنے دل میں
اُن پر غور کرتی رہی۔

20 پھر چرواہے لوٹ گئے اور چلتے چلتے اُن تمام باتوں کے
لئے اللہ کی تعظیم و تعریف کرتے رہے جو اُنہوں نے سنی اور
دیکھی تھیں، کیونکہ سب کچھ ویسا ہی پایا تھا جیسا فرشتے نے
اُنہیں بتایا تھا۔

13 حضرت عیسیٰ کا بپتسمہ

متی باب 3

یحییٰ بپتسمہ دینے والے کی خدمت

1 اُن دنوں میں یحییٰ بپتسمہ دینے والا آیا اور یہودیہ کے ریگستان
میں اعلان کرنے لگا، 2 ”توبہ کرو، کیونکہ آسمان کی بادشاہی قریب
آ گئی ہے۔“ 3 یحییٰ وہی ہے جس کے بارے میں یسعیاہ نبی

نے فرمایا، 'ریگستان میں ایک آواز پکار رہی ہے، رب کی راہ تیار کرو! اُس کے راستے سیدھے بناؤ۔'

[4] یحییٰ اونٹوں کے بالوں کا لباس پہنے اور کمر پر چمڑے کا پٹکا باندھے رہتا تھا۔ خوراک کے طور پر وہ ٹڈیاں اور جنگلی شہد کھاتا تھا۔ [5] لوگ یروشلم، پورے یہودیہ اور دریائے یردن کے پورے علاقے سے نکل کر اُس کے پاس آئے۔ [6] اور اپنے گناہوں کو تسلیم کر کے اُنہوں نے دریائے یردن میں یحییٰ سے بپتسمہ لیا۔

[7] بہت سے فریسی اور صدوقی بھی وہاں آئے جہاں وہ بپتسمہ دے رہا تھا۔ اُنہیں دیکھ کر اُس نے کہا، "اے زہریلے سانپ کے بچو! کس نے تمہیں آنے والے غضب سے بچنے کی ہدایت کی؟ [8] اپنی زندگی سے ظاہر کرو کہ تم نے واقعی توبہ کی ہے۔ [9] یہ خیال مت کرو کہ ہم تو بچ جائیں گے کیونکہ ابراہیم ہمارا باپ

ہے۔ مَیں تم کو بتاتا ہوں کہ اللہ اِن پتھروں سے بھی ابراہیم کے لئے اولاد پیدا کرسکتا ہے۔ [10] اب تو عدالت کی کلہاڑی درختوں کی جڑوں پر رکھی ہوئی ہے۔ ہر درخت جو اچھا پھل نہ لائے کاٹا اور آگ میں جھونکا جائے گا۔ [11] مَیں تو تم توبہ کرنے والوں کو پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں، لیکن ایک آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے۔ مَیں اُس کے جوتوں کو اُٹھانے کے بھی لائق نہیں۔ وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ [12] وہ ہاتھ میں چھاج پکڑے ہوئے اناج کو بھوسے سے الگ کرنے کے لئے تیار کھڑا ہے۔ وہ گاہنے کی جگہ بالکل صاف کر کے اناج کو اپنے گودام میں جمع کرے گا۔ لیکن بھوسے کو وہ ایسی آگ میں جھونکے گا جو بجھنے کی نہیں۔“

حضرت عیسیٰ کا بپتسمہ

13 پھر عیسیٰ گلیل سے دریائے یردن کے کنارے آیا تاکہ یحییٰ
سے بپتسمہ لے۔ 14 لیکن یحییٰ نے اُسے روکنے کی کوشش کر کے
کہا، ”مجھے تو آپ سے بپتسمہ لینے کی ضرورت ہے، تو پھر آپ
میرے پاس کیوں آئے ہیں؟“
15 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اب ہونے ہی دے، کیونکہ
مناسب ہے کہ ہم یہ کرتے ہوئے اللہ کی راست مرضی پوری
کریں۔“ اِس پر یحییٰ مان گیا۔
16 بپتسمہ لینے پر عیسیٰ فوراً پانی سے نکلا۔ اُسی لمحے آسمان کھل
گیا اور اُس نے اللہ کے روح کو دیکھا جو کبوتر کی طرح اُتر کر اُس
پر ٹھہر گیا۔ 17 ساتھ ساتھ آسمان سے ایک آواز سنائی دی، ”یہ میرا
پیارا فرزند ہے، اِس سے مَیں خوش ہوں۔“

اللہ کا لیلا

29 اگلے دن یحییٰ نے عیسیٰ کو اپنے پاس آتے دیکھا۔ اُس نے
کہا، ”دیکھو، یہ اللہ کا لیلا ہے جو دنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے۔
30 یہ وہی ہے جس کے بارے میں مَیں نے کہا، ’ایک میرے
بعد آنے والا ہے جو مجھ سے بڑا ہے، کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔‘
31 مَیں تو اُسے نہیں جانتا تھا، لیکن مَیں اِس لئے آ کر پانی سے
بپتسمہ دینے لگا تاکہ وہ اسرائیل پر ظاہر ہو جائے۔“
32 اور یحییٰ نے یہ گواہی دی، ”مَیں نے دیکھا کہ روح القدس
کبوتر کی طرح آسمان پر سے اُتر کر اُس پر ٹھہر گیا۔ 33 مَیں تو اُسے
نہیں جانتا تھا، لیکن جب اللہ نے مجھے بپتسمہ دینے کے لئے
بھیجا تو اُس نے مجھے بتایا، ’تُو دیکھے گا کہ روح القدس اُتر کر کسی پر
ٹھہر جائے گا۔ یہ وہی ہو گا جو روح القدس سے بپتسمہ دے گا۔‘

34 اب مَیں نے دیکھا ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللّٰہ کا فرزند
ہے۔“

14 المسیح کو آزمایا جاتا ہے

متی 11-1:4

1 پھر روح القدس عیسیٰ کو ریگستان میں لے گیا تاکہ اُسے
ابلیس سے آزمایا جائے۔ 2 چالیس دن اور چالیس رات روزہ
رکھنے کے بعد اُسے آخرکار بھوک لگی۔ 3 پھر آزمانے والا اُس
کے پاس آ کر کہنے لگا، ”اگر تُو اللّٰہ کا فرزند ہے تو اِن پتھروں
کو حکم دے کہ روٹی بن جائیں۔“
4 لیکن عیسیٰ نے انکار کر کے کہا، ”ہرگز نہیں، کیونکہ کلامِ مُقدّس
میں لکھا ہے کہ انسان کی زندگی صرف روٹی پر منحصر نہیں ہوتی
بلکہ ہر اُس بات پر جو رب کے منہ سے نکلتی ہے۔“

5 اِس پر ابلیس نے اُسے مُقدّس شہر یروشلم لے جا کر بیت
المُقدّس کی سب سے اونچی جگہ پر کھڑا کیا اور کہا، 6 ”اگر تُو اللّٰہ
کا فرزند ہے تو یہاں سے چھلانگ لگا دے۔ کیونکہ کلامِ مُقدّس
میں لکھا ہے، ’وہ تیری خاطر اپنے فرشتوں کو حکم دے گا، اور وہ تجھے
اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیں گے تاکہ تیرے پاؤں کو پتھر سے ٹھیس
نہ لگے۔‘“

7 لیکن عیسیٰ نے جواب دیا، ”کلامِ مُقدّس یہ بھی فرماتا ہے،
’رب اپنے خدا کو نہ آزمانا۔‘“

8 پھر ابلیس نے اُسے ایک نہایت اونچے پہاڑ پر لے جا کر
اُسے دنیا کے تمام ممالک اور اُن کی شان و شوکت دکھائی۔ 9 وہ
بولا، ”یہ سب کچھ مَیں تجھے دے دوں گا، شرط یہ ہے کہ تُو گر کر
مجھے سجدہ کرے۔“

10 لیکن عیسیٰ نے تیسری بار انکار کیا اور کہا، "ابلیس، دفع ہو
جا! کیونکہ کلامِ مُقدّس میں یوں لکھا ہے، 'رب اپنے خدا کو سجدہ
کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔'"
11 اِس پر ابلیس اُسے چھوڑ کر چلا گیا اور فرشتے آ کر اُس کی
خدمت کرنے لگے۔

15 حضرت عیسیٰ اور نیکدیمس

یوحنا 3:1-21

1 فریسی فرقے کا ایک آدمی بنام نیکدیمس تھا جو یہودی عدالتِ
عالیہ کا رُکن تھا۔ 2 وہ رات کے وقت عیسیٰ کے پاس آیا اور کہا،
"اُستاد، ہم جانتے ہیں کہ آپ ایسے اُستاد ہیں جو اللہ کی طرف
سے آئے ہیں، کیونکہ جو الٰہی نشان آپ دکھاتے ہیں وہ صرف
ایسا شخص ہی دکھا سکتا ہے جس کے ساتھ اللہ ہو۔"

3 عیسیٰ نے جواب دیا، "مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی کو دیکھ سکتا ہے جو نئے سرے سے پیدا ہوا ہو۔"

4 نیکدیمس نے اعتراض کیا، "کیا مطلب؟ بوڑھا آدمی کس طرح نئے سرے سے پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں جا کر پیدا ہو سکتا ہے؟"

5 عیسیٰ نے جواب دیا، "مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو سکتا ہے جو پانی اور روح سے پیدا ہوا ہو۔ 6 جو کچھ جسم سے پیدا ہوتا ہے وہ جسمانی ہے، لیکن جو روح سے پیدا ہوتا ہے وہ روحانی ہے۔ 7 اِس لئے تُو تعجب نہ کر کہ مَیں کہتا ہوں، 'تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔' 8 ہَوا جہاں چاہے چلتی ہے۔ تُو اُس کی آواز تو سنتا ہے،

لیکن یہ نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے۔ یہی
حالت ہر اُس شخص کی ہے جو روح سے پیدا ہوا ہے۔“

9 نیکدیمس نے پوچھا، ”یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟“

10 عیسیٰ نے جواب دیا، ”تُو تو اسرائیل کا اُستاد ہے۔ کیا اِس
کے باوجود بھی یہ باتیں نہیں سمجھتا؟ 11 مَیں تجھ کو سچ بتاتا ہوں،
ہم وہ کچھ بیان کرتے ہیں جو ہم جانتے ہیں اور اُس کی گواہی
دیتے ہیں جو ہم نے خود دیکھا ہے۔ تو بھی تم لوگ ہماری گواہی
قبول نہیں کرتے۔ 12 مَیں نے تم کو دنیاوی باتیں سنائی ہیں اور
تم اُن پر ایمان نہیں رکھتے۔ تو پھر تم کیونکر ایمان لاؤ گے اگر تمہیں
آسمانی باتوں کے بارے میں بتاؤں؟ 13 آسمان پر کوئی نہیں چڑھا
سوائے ابنِ آدم کے، جو آسمان سے اُترا ہے۔

14 اور جس طرح موسیٰ نے ریگستان میں سانپ کو لکڑی پر لٹکا
کر اونچا کر دیا اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ آدم کو بھی اونچے پر

چڑھایا جائے، 15 تاکہ ہر ایک کو جو اُس پر ایمان لائے گا ابدی زندگی مل جائے۔ 16 کیونکہ اللہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ 17 کیونکہ اللہ نے اپنے فرزند کو اِس لئے دنیا میں نہیں بھیجا کہ وہ دنیا کو مجرم ٹھہرائے بلکہ اِس لئے کہ وہ اُسے نجات دے۔

18 جو بھی اُس پر ایمان لایا ہے اُسے مجرم نہیں قرار دیا جائے گا، لیکن جو ایمان نہیں رکھتا اُسے مجرم ٹھہرایا جا چکا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے اکلوتے فرزند کے نام پر ایمان نہیں لایا۔ 19 اور لوگوں کو مجرم ٹھہرانے کا سبب یہ ہے کہ گو اللہ کا نور اِس دنیا میں آیا، لیکن لوگوں نے نور کی نسبت اندھیرے کو زیادہ پیار کیا، کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے۔ 20 جو بھی غلط کام کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے اور اُس کے قریب نہیں آتا تاکہ اُس

کے بُرے کاموں کا پول نہ کھل جائے۔ 21 لیکن جو سچا کام کرتا
ہے وہ نور کے پاس آتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ اُس کے کام
اللہ کے وسیلے سے ہوئے ہیں۔“

16 حضرت عیسیٰ اور سامری عورت

یوحنا 4:1-26، 39-42

1 فریسیوں کو اطلاع ملی کہ عیسیٰ یحییٰ کی نسبت زیادہ شاگرد بنا
رہا اور لوگوں کو بپتسمہ دے رہا ہے، 2 حالانکہ وہ خود بپتسمہ نہیں
دیتا تھا بلکہ اُس کے شاگرد۔ 3 جب خداوند عیسیٰ کو یہ بات معلوم
ہوئی تو وہ یہودیہ کو چھوڑ کر گلیل کو واپس چلا گیا۔ 4 وہاں پہنچنے کے
لئے اُسے سامریہ میں سے گزرنا تھا۔

5 چلتے چلتے وہ ایک شہر کے پاس پہنچ گیا جس کا نام سوخار تھا۔
یہ اُس زمین کے قریب تھا جو یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف
کو دی تھی۔ 6 وہاں یعقوب کا کنواں تھا۔ عیسیٰ سفر سے تھک گیا

تھا، اِس لئے وہ کنوئیں پر بیٹھ گیا۔ دوپہر کے تقریباً بارہ بج گئے
تھے۔

7 ایک سامری عورت پانی بھرنے آئی۔ عیسیٰ نے اُس سے
کہا، ”مجھے ذرا پانی پلا۔“ 8 (اُس کے شاگرد کھانا خریدنے کے لئے
شہر گئے ہوئے تھے۔)

9 سامری عورت نے تعجب کیا، کیونکہ یہودی سامریوں کے
ساتھ تعلق رکھنے سے انکار کرتے ہیں۔ اُس نے کہا، ”آپ تو
یہودی ہیں، اور مَیں سامری عورت ہوں۔ آپ کس طرح مجھ سے
پانی پلانے کی درخواست کر سکتے ہیں؟“

10 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر تُو اُس بخشش سے واقف ہوتی
جو اللہ تجھ کو دینا چاہتا ہے اور تُو اُسے جانتی جو تجھ سے پانی مانگ
رہا ہے تو تُو اُس سے مانگتی اور وہ تجھے زندگی کا پانی دیتا۔“

11 خاتون نے کہا، "خداوند، آپ کے پاس تو بالٹی نہیں ہے اور یہ کنواں گہرا ہے۔ آپ کو زندگی کا یہ پانی کہاں سے ملا؟ 12 کیا آپ ہمارے باپ یعقوب سے بڑے ہیں جس نے ہمیں یہ کنواں دیا اور جو خود بھی اپنے بیٹوں اور ریوڑوں سمیت اُس کے پانی سے لطف اندوز ہوا؟"

13 عیسیٰ نے جواب دیا، "جو بھی اِس پانی میں سے پیئے اُسے دوبارہ پیاس لگے گی۔ 14 لیکن جسے مَیں پانی پلا دوں اُسے بعد میں کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی۔ بلکہ جو پانی مَیں اُسے دوں گا وہ اُس میں ایک چشمہ بن جائے گا جس سے پانی پھوٹ کر ابدی زندگی مہیا کرے گا۔"

15 عورت نے اُس سے کہا، "خداوند، مجھے یہ پانی پلا دیں۔ پھر مجھے کبھی بھی پیاس نہیں لگے گی اور مجھے بار بار یہاں آ کر پانی بھرنا نہیں پڑے گا۔"

16 عیسیٰ نے کہا، ”جا، اپنے خاوند کو بُلا لا۔“

17 عورت نے جواب دیا، ”میرا کوئی خاوند نہیں ہے۔“
عیسیٰ نے کہا، ”تُو نے صحیح کہا کہ میرا خاوند نہیں ہے، 18 کیونکہ
تیری شادی پانچ مردوں سے ہو چکی ہے اور جس آدمی کے ساتھ
تُو اب رہ رہی ہے وہ تیرا شوہر نہیں ہے۔ تیری بات بالکل
درست ہے۔“

19 عورت نے کہا، ”خداوند، مَیں دیکھتی ہوں کہ آپ نبی ہیں۔
20 ہمارے باپ دادا تو اِسی پہاڑ پر عبادت کرتے تھے جبکہ
آپ یہودی لوگ اصرار کرتے ہیں کہ یروشلم وہ مرکز ہے جہاں
ہمیں عبادت کرنی ہے۔“

21 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اے خاتون، یقین جان کہ وہ وقت
آئے گا جب تم نہ تو اِس پہاڑ پر باپ کی عبادت کرو گے، نہ
یروشلم میں۔
22 تم سامری اُس کی پرستش کرتے ہو جسے نہیں

جانتے۔ اِس کے مقابلے میں ہم اُس کی پرستش کرتے ہیں جسے
جانتے ہیں، کیونکہ نجات یہودیوں میں سے ہے۔ 23 لیکن وہ وقت
آرہا ہے بلکہ پہنچ چکا ہے جب حقیقی پرستار روح اور سچائی سے
باپ کی پرستش کریں گے، کیونکہ باپ ایسے ہی پرستار چاہتا
ہے۔ 24 اللہ روح ہے، اِس لئے لازم ہے کہ اُس کے پرستار
روح اور سچائی سے اُس کی پرستش کریں۔“

25 عورت نے اُس سے کہا، ”مجھے معلوم ہے کہ مسیح یعنی مسح کیا
ہوا شخص آرہا ہے۔ جب وہ آئے گا تو ہمیں سب کچھ بتا دے
گا۔“

26 اِس پر عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”مَیں ہی مسیح ہوں جو تیرے
ساتھ بات کر رہا ہوں۔“

39 اُس شہر کے بہت سے سامری عیسیٰ پر ایمان لائے۔ وجہ
یہ تھی کہ اُس عورت نے اُس کے بارے میں یہ گواہی دی تھی،

"اُس نے مجھے سب کچھ بتا دیا جو مَیں نے کیا ہے۔" 40 جب
وہ اُس کے پاس آئے تو اُنہوں نے منت کی، "ہمارے پاس
ٹھہریں۔" چنانچہ وہ دو دن وہاں رہا۔
41 اور اُس کی باتیں سن کر مزید بہت سے لوگ ایمان لائے۔
42 اُنہوں نے عورت سے کہا، "اب ہم تیری باتوں کی بنا پر ایمان
نہیں رکھتے بلکہ اِس لئے کہ ہم نے خود سن اور جان لیا ہے کہ
واقعی دنیا کا نجات دہندہ یہی ہے۔"

17 حضرت عیسیٰ معاف کرتے اور شفا دیتے ہیں

لوقا 5:17-26

17 ایک دن وہ لوگوں کو تعلیم دے رہا تھا۔ فریسی اور شریعت
کے عالِم بھی گلیل اور یہودیہ کے ہر گاؤں اور یروشلم سے آ کر
اُس کے پاس بیٹھے تھے۔ اور رب کی قدرت اُسے شفا دینے
کے لئے تحریک دے رہی تھی۔ 18 اِتنے میں کچھ آدمی ایک مفلوج

کو چارپائی پر ڈال کر وہاں پہنچے۔ اُنہوں نے اُسے گھر کے اندر
عیسیٰ کے سامنے رکھنے کی کوشش کی، [19] لیکن بے فائدہ۔ گھر میں
اِتنے لوگ تھے کہ اندر جانا ناممکن تھا۔ اِس لئے وہ آخرکار چھت
پر چڑھ گئے اور کچھ ٹائلیں اُدھیڑ کر چھت کا ایک حصہ کھول
دیا۔ پھر اُنہوں نے چارپائی کو مفلوج سمیت ہجوم کے درمیان
عیسیٰ کے سامنے اُتارا۔ [20] جب عیسیٰ نے اُن کا ایمان دیکھا تو
اُس نے مفلوج سے کہا، ”اے آدمی، تیرے گناہ معاف کر دیئے
گئے ہیں۔“

[21] یہ سن کر شریعت کے عالِم اور فریسی سوچ بچار میں پڑ گئے،
”یہ کس طرح کا بندہ ہے جو اِس قسم کا کفر بکتا ہے؟ صرف اللہ
ہی گناہ معاف کر سکتا ہے۔“

[22] لیکن عیسیٰ نے جان لیا کہ یہ کیا سوچ رہے ہیں، اِس لئے
اُس نے پوچھا، ”تم دل میں اِس طرح کی باتیں کیوں سوچ

رہے ہو؟ 23 کیا مفلوج سے یہ کہنا زیادہ آسان ہے کہ 'تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں' یا یہ کہ 'اُٹھ کر چل پھر'؟ 24 لیکن مَیں تم کو دکھاتا ہوں کہ ابنِ آدم کو واقعی دنیا میں گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔" یہ کہہ کر وہ مفلوج سے مخاطب ہوا، "اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا کر اپنے گھر چلا جا۔"

25 لوگوں کے دیکھتے دیکھتے وہ آدمی کھڑا ہوا اور اپنی چارپائی اُٹھا کر اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اپنے گھر چلا گیا۔ 26 یہ دیکھ کر سب سخت حیرت زدہ ہوئے اور اللہ کی تمجید کرنے لگے۔ اُن پر خوف چھا گیا اور وہ کہہ اُٹھے، "آج ہم نے ناقابلِ یقین باتیں دیکھی ہیں۔"

18 حضرت عیسیٰ آندھی کو تھما دیتے ہیں

مرقس 4:35-41

35 اُس دن جب شام ہوئی تو عیسیٰ نے اپنے شاگردوں سے
کہا، "آؤ، ہم جھیل کے پار چلیں۔" 36 چنانچہ وہ بھیڑ کو رُخصت
کر کے اُسے لے کر چل پڑے۔ بعض اَور کشتیاں بھی ساتھ
گئیں۔ 37 اچانک سخت آندھی آئی۔ لہریں کشتی سے ٹکرا کر اُسے
پانی سے بھرنے لگیں، 38 لیکن عیسیٰ ابھی تک کشتی کے پچھلے
حصے میں اپنا سر گدی پر رکھے سو رہا تھا۔ شاگردوں نے اُسے
جگا کر کہا، "اُستاد، کیا آپ کو پروا نہیں کہ ہم تباہ ہو رہے ہیں؟"
39 وہ جاگ اُٹھا، آندھی کو ڈانٹا اور جھیل سے کہا، "خاموش!
چپ کر!" اِس پر آندھی تھم گئی اور لہریں بالکل ساکت ہو گئیں۔
40 پھر عیسیٰ نے شاگردوں سے پوچھا، "تم کیوں گھبراتے ہو؟ کیا
تم ابھی تک ایمان نہیں رکھتے؟"

41 اُن پر سخت خوف طاری ہو گیا اور وہ ایک دوسرے سے
کہنے لگے، ”آخر یہ کون ہے؟ ہَوا اور جھیل بھی اُس کا حکم مانتی
ہیں۔“

19 حضرت عیسیٰ بدروحوں کو نکال دیتے ہیں

مرقس 5:1-20

1 پھر وہ جھیل کے پار گراسا کے علاقے میں پہنچے۔ 2 جب عیسیٰ
کشتی سے اُترا تو ایک آدمی جو ناپاک روح کی گرفت میں تھا
قبروں میں سے نکل کر عیسیٰ کو ملا۔ 3 یہ آدمی قبروں میں رہتا اور
اِس نوبت تک پہنچ گیا تھا کہ کوئی بھی اُسے باندھ نہ سکتا تھا،
چاہے اُسے زنجیروں سے بھی باندھا جاتا۔ 4 اُسے بہت دفعہ
بیڑیوں اور زنجیروں سے باندھا گیا تھا، لیکن جب بھی ایسا ہوا
تو اُس نے زنجیروں کو توڑ کر بیڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔
کوئی بھی اُسے کنٹرول نہیں کر سکتا تھا۔ 5 دن رات وہ چیخیں مار

مار کر قبروں اور پہاڑی علاقے میں گھومتا پھرتا اور اپنے آپ کو
پتھروں سے زخمی کر لیتا تھا۔
6 عیسیٰ کو دُور سے دیکھ کر وہ دوڑا اور اُس کے سامنے منہ کے
بل گرا۔ 7 وہ زور سے چیخا، "اے عیسیٰ اللّٰہ تعالیٰ کے فرزند، میرا
آپ کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ اللّٰہ کے نام میں آپ کو قَسم دیتا
ہوں کہ مجھے عذاب میں نہ ڈالیں۔" 8 کیونکہ عیسیٰ نے اُسے کہا
تھا، "اے ناپاک روح، آدمی میں سے نکل جا!"
9 پھر عیسیٰ نے پوچھا، "تیرا نام کیا ہے؟"
اُس نے جواب دیا، "لشکر، کیونکہ ہم بہت سے ہیں۔"
10 اور وہ بار بار منت کرتا رہا کہ عیسیٰ اُنہیں اِس علاقے سے نہ
نکالے۔
11 اُس وقت قریب کی پہاڑی پر سؤروں کا بڑا غول چر رہا
تھا۔ 12 بدروحوں نے عیسیٰ سے التماس کی، "ہمیں سؤروں میں بھیج

دیں، ہمیں اُن میں داخل ہونے دیں۔“ 13 اُس نے اُنہیں اجازت دی تو بدروحیں اُس آدمی میں سے نکل کر سؤروں میں جا گھسیں۔ اِس پر پورے غول کے تقریباً 2,000 سؤر بھاگ بھاگ کر پہاڑی کی ڈھلان پر سے اُترے اور جھیل میں جھپٹ کر ڈوب مرے۔

14 یہ دیکھ کر سؤروں کے گلہ بان بھاگ گئے۔ اُنہوں نے شہر اور دیہات میں اِس بات کا چرچا کیا تو لوگ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کیا ہوا ہے اپنی جگہوں سے نکل کر عیسیٰ کے پاس آئے۔ 15 اُس کے پاس پہنچے تو وہ آدمی ملا جس میں پہلے بدروحوں کا لشکر تھا۔ اب وہ کپڑے پہنے وہاں بیٹھا تھا اور اُس کی ذہنی حالت ٹھیک تھی۔ یہ دیکھ کر وہ ڈر گئے۔ 16 جنہوں نے سب کچھ دیکھا تھا اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ بدروح گرفتہ آدمی اور سؤروں کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

17 پھر لوگ عیسیٰ کی منت کرنے لگے کہ وہ اُن کے علاقے
سے چلا جائے۔
18 عیسیٰ کشتی پر سوار ہونے لگا تو بدروحوں سے آزاد کئے گئے
آدمی نے اُس سے التماس کی، ”مجھے بھی اپنے ساتھ جانے
دیں۔“
19 لیکن عیسیٰ نے اُسے ساتھ جانے نہ دیا بلکہ کہا، ”اپنے گھر
واپس چلا جا اور اپنے عزیزوں کو سب کچھ بتا جو رب نے تیرے
لئے کیا ہے، کہ اُس نے تجھ پر کتنا رحم کیا ہے۔“
20 چنانچہ آدمی چلا گیا اور دکپلس کے علاقے میں لوگوں کو بتانے
لگا کہ عیسیٰ نے میرے لئے کیا کچھ کیا ہے۔ اور سب حیرت
زدہ ہوئے۔

20 حضرت عیسیٰ لعزر کو زندہ کر دیتے ہیں

یوحنا 11:1-44

لعزر کی موت

1 اُن دنوں میں ایک آدمی بیمار پڑ گیا جس کا نام لعزر تھا۔ وہ
اپنی بہنوں مریم اور مرتھا کے ساتھ بیت عنیاہ میں رہتا تھا۔ 2 یہ
وہی مریم تھی جس نے بعد میں خداوند پر خوشبو اُنڈیل کر اُس کے
پاؤں اپنے بالوں سے خشک کئے تھے۔ اُسی کا بھائی لعزر بیمار
تھا۔ 3 چنانچہ بہنوں نے عیسیٰ کو اطلاع دی، ”خداوند، جسے آپ
پیار کرتے ہیں وہ بیمار ہے۔“

4 جب عیسیٰ کو یہ خبر ملی تو اُس نے کہا، ”اِس بیماری کا انجام
موت نہیں ہے، بلکہ یہ اللہ کے جلال کے واسطے ہوا ہے، تاکہ
اِس سے اللہ کے فرزند کو جلال ملے۔“

5 عیسیٰ مرتھا، مریم اور لعزر سے محبت رکھتا تھا۔ 6 تو بھی وہ لعزر کے بارے میں اطلاع ملنے کے بعد دو دن اَور وہیں ٹھہرا۔ 7 پھر اُس نے اپنے شاگردوں سے بات کی، "آؤ، ہم دوبارہ یہودیہ چلے جائیں۔"

8 شاگردوں نے اعتراض کیا، "اُستاد، ابھی ابھی وہاں کے یہودی آپ کو سنگسار کرنے کی کوشش کر رہے تھے، پھر بھی آپ واپس جانا چاہتے ہیں؟"

9 عیسیٰ نے جواب دیا، "کیا دن میں روشنی کے بارہ گھنٹے نہیں ہوتے؟ جو شخص دن کے وقت چلتا پھرتا ہے وہ کسی بھی چیز سے نہیں ٹکرائے گا، کیونکہ وہ اِس دنیا کی روشنی کے ذریعے دیکھ سکتا ہے۔ 10 لیکن جو رات کے وقت چلتا ہے وہ چیزوں سے ٹکرا جاتا ہے، کیونکہ اُس کے پاس روشنی نہیں ہے۔" 11 پھر

اُس نے کہا، ”ہمارا دوست لعزر سو گیا ہے۔ لیکن مَیں جا کر اُسے
جگا دوں گا۔“

12 شاگردوں نے کہا، ”خداوند، اگر وہ سو رہا ہے تو وہ بچ
جائے گا۔“

13 اُن کا خیال تھا کہ عیسیٰ لعزر کی فطری نیند کا ذکر کر رہا ہے
جبکہ حقیقت میں وہ اُس کی موت کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔
14 اِس لئے اُس نے اُنہیں صاف بتا دیا، ”لعزر وفات پا گیا
ہے۔ 15 اور تمہاری خاطر مَیں خوش ہوں کہ مَیں اُس کے مرتے
وقت وہاں نہیں تھا، کیونکہ اب تم ایمان لاؤ گے۔ آؤ، ہم اُس
کے پاس جائیں۔“

16 توما نے جس کا لقب جُڑواں تھا اپنے ساتھی شاگردوں سے
کہا، ”چلو، ہم بھی وہاں جا کر اُس کے ساتھ مر جائیں۔“

حضرت عیسیٰ قیامت اور زندگی ہیں

17 وہاں پہنچ کر عیسیٰ کو معلوم ہوا کہ لعزر کو قبر میں رکھے چار دن
ہو گئے ہیں۔ 18 بیت عنیاہ کا یروشلم سے فاصلہ تین کلو میٹر سے
کم تھا، 19 اور بہت سے یہودی مرتھا اور مریم کو اُن کے بھائی
کے بارے میں تسلی دینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔

20 یہ سن کر کہ عیسیٰ آ رہا ہے مرتھا اُسے ملنے گئی۔ لیکن مریم گھر
میں بیٹھی رہی۔ 21 مرتھا نے کہا، "خداوند، اگر آپ یہاں ہوتے تو
میرا بھائی نہ مرتا۔ 22 لیکن مَیں جانتی ہوں کہ اب بھی اللہ آپ کو
جو بھی مانگیں گے دے گا۔"

23 عیسیٰ نے اُسے بتایا، "تیرا بھائی جی اُٹھے گا۔"

24 مرتھا نے جواب دیا، "جی، مجھے معلوم ہے کہ وہ قیامت کے
دن جی اُٹھے گا، جب سب جی اُٹھیں گے۔"

25 عیسیٰ نے اُسے بتایا، ”قیامت اور زندگی تو مَیں ہوں۔ جو
مجھ پر ایمان رکھے وہ زندہ رہے گا، چاہے وہ مر بھی جائے۔
26 اور جو زندہ ہے اور مجھ پر ایمان رکھتا ہے وہ کبھی نہیں مرے
گا۔ مرتھا، کیا تجھے اِس بات کا یقین ہے؟“
27 مرتھا نے جواب دیا، ”جی خداوند، مَیں ایمان رکھتی ہوں کہ
آپ خدا کے فرزند مسیح ہیں، جسے دنیا میں آنا تھا۔“

حضرت عیسیٰ روتے ہیں

28 یہ کہہ کر مرتھا واپس چلی گئی اور چپکے سے مریم کو بُلایا، ”اُستاد
آ گئے ہیں، وہ تجھے بُلا رہے ہیں۔“ 29 یہ سنتے ہی مریم اُٹھ کر عیسیٰ
کے پاس گئی۔ 30 وہ ابھی گاؤں کے باہر اُسی جگہ ٹھہرا تھا جہاں
اُس کی ملاقات مرتھا سے ہوئی تھی۔ 31 جو یہودی گھر میں مریم کے
ساتھ بیٹھے اُسے تسلی دے رہے تھے، جب اُنہوں نے دیکھا کہ
وہ جلدی سے اُٹھ کر نکل گئی ہے تو وہ اُس کے پیچھے ہو لئے۔

کیونکہ وہ سمجھ رہے تھے کہ وہ ماتم کرنے کے لئے اپنے بھائی کی قبر پر جا رہی ہے۔

32 مریم عیسیٰ کے پاس پہنچ گئی۔ اُسے دیکھتے ہی وہ اُس کے پاؤں میں گر گئی اور کہنے لگی، ”خداوند، اگر آپ یہاں ہوتے تو میرا بھائی نہ مرتا۔“

33 جب عیسیٰ نے مریم اور اُس کے ساتھیوں کو روتے دیکھا تو اُسے بڑی رنجش ہوئی۔ مضطرب حالت میں 34 اُس نے پوچھا، ”تم نے اُسے کہاں رکھا ہے؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”آئیں خداوند، اور دیکھ لیں۔“

35 عیسیٰ رو پڑا۔ 36 یہودیوں نے کہا، ”دیکھو، وہ اُسے کتنا عزیز تھا۔“

37 لیکن اُن میں سے بعض نے کہا، ”اِس آدمی نے اندھے کو شفا دی۔ کیا یہ لعزر کو مرنے سے نہیں بچا سکتا تھا؟“

لعزر کو زندہ کر دیا جاتا ہے

38 پھر عیسیٰ دوبارہ نہایت رنجیدہ ہو کر قبر پر آیا۔ قبر ایک غار تھی جس کے منہ پر پتھر رکھا گیا تھا۔ 39 عیسیٰ نے کہا، ”پتھر کو ہٹا دو۔“

لیکن مرحوم کی بہن مرتھا نے اعتراض کیا، ”خداوند، بدبو آئے گی، کیونکہ اُسے یہاں پڑے چار دن ہو گئے ہیں۔“

40 عیسیٰ نے اُس سے کہا، ”کیا مَیں نے تجھے نہیں بتایا کہ اگر تُو ایمان رکھے تو اللہ کا جلال دیکھے گی؟“ 41 چنانچہ اُنہوں نے پتھر کو ہٹا دیا۔ پھر عیسیٰ نے اپنی نظر اُٹھا کر کہا، ”اے باپ، مَیں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تُو نے میری سن لی ہے۔ 42 مَیں تو جانتا ہوں کہ تُو ہمیشہ میری سنتا ہے۔ لیکن مَیں نے یہ بات پاس کھڑے لوگوں کی خاطر کی، تاکہ وہ ایمان لائیں کہ تُو نے مجھے بھیجا ہے۔“ 43 پھر عیسیٰ زور سے پکار اُٹھا، ”لعزر، نکل آ!“ 44 اور مُردہ

نکل آیا۔ ابھی تک اُس کے ہاتھ اور پاؤں پٹیوں سے بندھے
ہوئے تھے جبکہ اُس کا چہرہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ عیسیٰ نے
اُن سے کہا، ”اِس کے کفن کو کھول کر اِسے جانے دو۔“

21 شاگردوں کے ساتھ آخری کھانا

متی 26:26-30

26 کھانے کے دوران عیسیٰ نے روٹی لے کر شکرگزاری کی دعا
کی اور اُسے ٹکڑے کر کے شاگردوں کو دے دیا۔ اُس نے کہا،
”یہ لو اور کھاؤ۔ یہ میرا بدن ہے۔“
27 پھر اُس نے مَے کا پیالہ لے کر شکرگزاری کی دعا کی اور اُسے
اُنہیں دے کر کہا، ”تم سب اِس میں سے پیو۔ 28 یہ میرا خون
ہے، نئے عہد کا وہ خون جو بہتوں کے لئے بہایا جاتا ہے تاکہ
اُن کے گناہوں کو معاف کر دیا جائے۔ 29 مَیں تم کو سچ بتاتا ہوں

کہ اب سے مَیں انگور کا یہ رس نہیں پیوں گا، کیونکہ اگلی دفعہ
اِسے تمہارے ساتھ اپنے باپ کی بادشاہی میں ہی پیوں گا۔“
30 پھر ایک زبور گا کر وہ نکلے اور زیتون کے پہاڑ کے پاس
پہنچے۔

22 حضرت عیسیٰ کو مجرم ٹھہرایا جاتا ہے

یوحنا باب 18

حضرت عیسیٰ کی گرفتاری

1 یہ کہہ کر عیسیٰ اپنے شاگردوں کے ساتھ نکلا اور وادیٔ قدرون
کو پار کر کے ایک باغ میں داخل ہوا۔ 2 یہوداہ جو اُسے دشمن کے
حوالے کرنے والا تھا وہ بھی اِس جگہ سے واقف تھا، کیونکہ عیسیٰ
وہاں اپنے شاگردوں کے ساتھ جایا کرتا تھا۔ 3 راہنما اماموں اور
فریسیوں نے یہوداہ کو رومی فوجیوں کا دستہ اور بیت المُقدّس
کے کچھ پہرے دار دیئے تھے۔ اب یہ مشعلیں، لالٹین اور

ہتھیار لئے باغ میں پہنچے۔ 4 عیسیٰ کو معلوم تھا کہ اُسے کیا پیش آئے گا۔ چنانچہ اُس نے نکل کر اُن سے پوچھا، ”تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟“

5 اُنہوں نے جواب دیا، ”عیسیٰ ناصری کو۔“

عیسیٰ نے اُنہیں بتایا، ”مَیں ہی ہوں۔“

یہوداہ جو اُسے دشمن کے حوالے کرنا چاہتا تھا، وہ بھی اُن کے ساتھ کھڑا تھا۔ 6 جب عیسیٰ نے اعلان کیا، ”مَیں ہی ہوں،“ تو سب پیچھے ہٹ کر زمین پر گر پڑے۔ 7 ایک اَور بار عیسیٰ نے اُن سے سوال کیا، ”تم کس کو ڈھونڈ رہے ہو؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”عیسیٰ ناصری کو۔“

8 اُس نے کہا، ”مَیں تم کو بتا چکا ہوں کہ مَیں ہی ہوں۔ اگر تم مجھے ڈھونڈ رہے ہو تو اِن کو جانے دو۔“ 9 یوں اُس کی یہ بات

پوری ہوئی، "مَیں نے اُن میں سے جو تُو نے مجھے دیئے ہیں
ایک کو بھی نہیں کھویا۔"

10 شمعون پطرس کے پاس تلوار تھی۔ اب اُس نے اُسے میان
سے نکال کر امامِ اعظم کے غلام کا دہنا کان اُڑا دیا (غلام کا نام
ملخُس تھا)۔ 11 لیکن عیسیٰ نے پطرس سے کہا، "تلوار کو میان میں
رکھ۔ کیا مَیں وہ پیالہ نہ پیوں جو باپ نے مجھے دیا ہے؟"

عیسیٰ حنا کے سامنے

12 پھر فوجی دستے، اُن کے افسر اور بیت المُقدّس کے یہودی
پہرے داروں نے عیسیٰ کو گرفتار کر کے باندھ لیا۔ 13 پہلے وہ
اُسے حنّا کے پاس لے گئے۔ حنّا اُس سال کے امامِ اعظم کائفا
کا سُسر تھا۔ 14 کائفا ہی نے یہودیوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ بہتر یہ
ہے کہ ایک ہی آدمی اُمّت کے لئے مر جائے۔

پطرس حضرت عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

15 شمعون پطرس کسی اَور شاگرد کے ساتھ عیسیٰ کے پیچھے ہو لیا تھا۔ یہ دوسرا شاگرد امامِ اعظم کا جاننے والا تھا، اِس لئے وہ عیسیٰ کے ساتھ امامِ اعظم کے صحن میں داخل ہوا۔ 16 پطرس باہر دروازے پر کھڑا رہا۔ پھر امامِ اعظم کا جاننے والا شاگرد دوبارہ نکل آیا۔ اُس نے گیٹ کی نگرانی کرنے والی عورت سے بات کی تو اُسے پطرس کو اپنے ساتھ اندر لے جانے کی اجازت ملی۔ 17 اُس عورت نے پطرس سے پوچھا، ”تم بھی اِس آدمی کے شاگرد ہو کہ نہیں؟“

اُس نے جواب دیا، ”نہیں، مَیں نہیں ہوں۔“

18 ٹھنڈ تھی، اِس لئے غلاموں اور پہرے داروں نے لکڑی کے کوئلوں سے آگ جلائی۔ اب وہ اُس کے پاس کھڑے تاپ رہے تھے۔ پطرس بھی اُن کے ساتھ کھڑا تاپ رہا تھا۔

امامِ اعظم حضرت عیسیٰ کی پوچھ گچھ کرتا ہے

19 اِتنے میں امامِ اعظم عیسیٰ کی پوچھ گچھ کر کے اُس کے شاگردوں اور تعلیم کے بارے میں تفتیش کرنے لگا۔ 20 عیسیٰ نے جواب میں کہا، ”مَیں نے دنیا میں کھل کر بات کی ہے۔ مَیں ہمیشہ یہودی عبادت خانوں اور بیت المُقدّس میں تعلیم دیتا رہا، وہاں جہاں تمام یہودی جمع ہوا کرتے ہیں۔ پوشیدگی میں تو مَیں نے کچھ نہیں کہا۔ 21 آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟ اُن سے دریافت کریں جنہوں نے میری باتیں سنی ہیں۔ اُن کو معلوم ہے کہ مَیں نے کیا کچھ کہا ہے۔“

22 اِس پر ساتھ کھڑے بیت المُقدّس کے پہرے داروں میں سے ایک نے عیسیٰ کے منہ پر تھپڑ مار کر کہا، ”کیا یہ امامِ اعظم سے بات کرنے کا طریقہ ہے جب وہ تم سے کچھ پوچھے؟“

23 عیسیٰ نے جواب دیا، ”اگر مَیں نے بُری بات کی ہے تو ثابت کر۔ لیکن اگر سچ کہا، تو تُو نے مجھے کیوں مارا؟“

24 پھر حنّا نے عیسیٰ کو بندھی ہوئی حالت میں امامِ اعظم کائفا کے پاس بھیج دیا۔

پطرس دوبارہ حضرت عیسیٰ کو جاننے سے انکار کرتا ہے

25 شمعون پطرس اب تک آگ کے پاس کھڑا تاپ رہا تھا۔ اِتنے میں دوسرے اُس سے پوچھنے لگے، ”تم بھی اُس کے شاگرد ہو کہ نہیں؟“

لیکن پطرس نے انکار کیا، ”نہیں، مَیں نہیں ہوں۔“

26 پھر امامِ اعظم کا ایک غلام بول اُٹھا جو اُس آدمی کا رشتے دار تھا جس کا کان پطرس نے اُڑا دیا تھا، ”کیا مَیں نے تم کو باغ میں اُس کے ساتھ نہیں دیکھا تھا؟“

27 پطرس نے ایک بار پھر انکار کیا، اور انکار کرتے ہی مرغ کی بانگ سنائی دی۔

حضرت عیسیٰ کو پیلاطس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے

28 پھر یہودی عیسیٰ کو کائفا سے لے کر رومی گورنر کے محل بنام پریٹوریُم کے پاس پہنچ گئے۔ اب صبح ہو چکی تھی اور چونکہ یہودی فسح کی عید کے کھانے میں شریک ہونا چاہتے تھے، اِس لئے وہ محل میں داخل نہ ہوئے، ورنہ وہ ناپاک ہو جاتے۔ 29 چنانچہ پیلاطس نکل کر اُن کے پاس آیا اور پوچھا، ”تم اِس آدمی پر کیا الزام لگا رہے ہو؟“

30 اُنہوں نے جواب دیا، ”اگر یہ مجرم نہ ہوتا تو ہم اِسے آپ کے حوالے نہ کرتے۔“

31 پیلاطس نے کہا، ”پھر اِسے لے جاؤ اور اپنی شرعی عدالتوں میں پیش کرو۔“

لیکن یہودیوں نے اعتراض کیا، ”ہمیں کسی کو سزائے موت
دینے کی اجازت نہیں۔“ 32 عیسیٰ نے اِس طرف اشارہ کیا تھا
کہ وہ کس طرح مرے گا اور اب اُس کی یہ بات پوری ہوئی۔
33 تب پیلاطس پھر اپنے محل میں گیا۔ وہاں سے اُس نے
عیسیٰ کو بُلایا اور اُس سے پوچھا، ”کیا تم یہودیوں کے بادشاہ
ہو؟“
34 عیسیٰ نے پوچھا، ”کیا آپ اپنی طرف سے یہ سوال کر
رہے ہیں، یا اَوروں نے آپ کو میرے بارے میں بتایا ہے؟“
35 پیلاطس نے جواب دیا، ”کیا مَیں یہودی ہوں؟ تمہاری
اپنی قوم اور راہنما اماموں ہی نے تمہیں میرے حوالے کیا ہے۔
تم سے کیا کچھ سرزد ہوا ہے؟“
36 عیسیٰ نے کہا، ”میری بادشاہی اِس دنیا کی نہیں ہے۔ اگر
وہ اِس دنیا کی ہوتی تو میرے خادم سخت جد و جہد کرتے تاکہ مجھے

یہودیوں کے حوالے نہ کیا جاتا۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ اب میری بادشاہی یہاں کی نہیں ہے۔"

37 پیلاطس نے کہا، "تو پھر تم واقعی بادشاہ ہو؟"

عیسیٰ نے جواب دیا، "آپ صحیح کہتے ہیں، مَیں بادشاہ ہوں۔ مَیں اِسی مقصد کے لئے پیدا ہو کر دنیا میں آیا کہ سچائی کی گواہی دوں۔ جو بھی سچائی کی طرف سے ہے وہ میری سنتا ہے۔"

38 پیلاطس نے پوچھا، "سچائی کیا ہے؟"

حضرت عیسیٰ کو سزائے موت سنائی جاتی ہے

پھر وہ دوبارہ نکل کر یہودیوں کے پاس گیا۔ اُس نے اعلان کیا، "مجھے اُسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔ 39 لیکن تمہاری ایک رسم ہے جس کے مطابق مجھے عیدِ فسح کے موقع پر تمہارے لئے ایک قیدی کو رِہا کرنا ہے۔ کیا تم چاہتے ہو کہ مَیں 'یہودیوں کے بادشاہ' کو رِہا کر دوں؟"

40 لیکن جواب میں لوگ چلّانے لگے، ”نہیں، اِس کو نہیں
بلکہ برابا کو۔“ (برابا ڈاکو تھا۔)

یوحنا 19:1-16

1 پھر پیلاطس نے عیسیٰ کو کوڑے لگوائے۔ 2 فوجیوں نے
کانٹے دار ٹہنیوں کا ایک تاج بنا کر اُس کے سر پر رکھ دیا۔
اُنہوں نے اُسے ارغوانی رنگ کا لباس بھی پہنایا۔ 3 پھر اُس
کے سامنے آ کر وہ کہتے، ”اے یہودیوں کے بادشاہ، آداب!“
اور اُسے تھپڑ مارتے تھے۔
4 ایک بار پھر پیلاطس نکل آیا اور یہودیوں سے بات کرنے
لگا، ”دیکھو، مَیں اِسے تمہارے پاس باہر لا رہا ہوں تاکہ تم جان لو
کہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔“ 5 پھر عیسیٰ کانٹے
دار تاج اور ارغوانی رنگ کا لباس پہنے باہر آیا۔ پیلاطس نے اُن
سے کہا، ”لو یہ ہے وہ آدمی۔“

6 اُسے دیکھتے ہی راہنما امام اور اُن کے ملازم چیخنے لگے، ”اِسے مصلوب کریں، اِسے مصلوب کریں!“ پیلاطس نے اُن سے کہا، ”تم ہی اِسے لے جا کر مصلوب کرو۔ کیونکہ مجھے اِسے مجرم ٹھہرانے کی کوئی وجہ نہیں ملی۔“

7 یہودیوں نے اصرار کیا، ”ہمارے پاس شریعت ہے اور اِس شریعت کے مطابق لازم ہے کہ وہ مارا جائے۔ کیونکہ اِس نے اپنے آپ کو اللہ کا فرزند قرار دیا ہے۔“

8 یہ سن کر پیلاطس مزید ڈر گیا۔ 9 دوبارہ محل میں جا کر عیسیٰ سے پوچھا، ”تم کہاں سے آئے ہو؟“

لیکن عیسیٰ خاموش رہا۔ 10 پیلاطس نے اُس سے کہا، ”اچھا، تم میرے ساتھ بات نہیں کرتے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجھے تمہیں رِہا کرنے اور مصلوب کرنے کا اختیار ہے؟“

11 عیسیٰ نے جواب دیا، "آپ کو مجھ پر اختیار نہ ہوتا اگر وہ آپ کو اوپر سے نہ دیا گیا ہوتا۔ اِس وجہ سے اُس شخص سے زیادہ سنگین گناہ ہوا ہے جس نے مجھے دشمن کے حوالے کر دیا ہے۔"

12 اِس کے بعد پیلاطس نے اُسے آزاد کرنے کی کوشش کی۔ لیکن یہودی چیخ چیخ کر کہنے لگے، "اگر آپ اِسے رِہا کریں تو آپ رومی شہنشاہ قیصر کے دوست ثابت نہیں ہوں گے۔ جو بھی بادشاہ ہونے کا دعویٰ کرے وہ شہنشاہ کی مخالفت کرتا ہے۔"

13 اِس طرح کی باتیں سن کر پیلاطس عیسیٰ کو باہر لے آیا۔ پھر وہ جج کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اُس جگہ کا نام "پچی کاری" تھا۔ (اَرامی زبان میں وہ گبتا کہلاتی تھی۔) 14 اب دوپہر کے تقریباً بارہ بج گئے تھے۔ اُس دن عید کے لئے تیاریاں کی جاتی تھیں،

کیونکہ اگلے دن عید کا آغاز تھا۔ پیلاطس بول اُٹھا، ”لو، تمہارا
بادشاہ!“

15 لیکن وہ چلّاتے رہے، ”لے جائیں اِسے، لے جائیں! اِسے
مصلوب کریں!“

پیلاطس نے سوال کیا، ”کیا مَیں تمہارے بادشاہ کو صلیب پر
چڑھاؤں؟“

راہنما اماموں نے جواب دیا، ”سوائے شہنشاہ کے ہمارا کوئی
بادشاہ نہیں ہے۔“

16 پھر پیلاطس نے عیسیٰ کو اُن کے حوالے کر دیا تاکہ اُسے
مصلوب کیا جائے۔ چنانچہ وہ عیسیٰ کو لے کر چلے گئے۔

23 حضرت عیسیٰ کو مصلوب کیا جاتا ہے

لوقا 23:32-56

32 دو اَور مردوں کو بھی پھانسی دینے کے لئے باہر لے جایا
جا رہا تھا۔ دونوں مجرم تھے۔ 33 چلتے چلتے وہ اُس جگہ پہنچے جس کا
نام کھوپڑی تھا۔ وہاں اُنہوں نے عیسیٰ کو دونوں مجرموں سمیت
مصلوب کیا۔ ایک مجرم کو اُس کے دائیں ہاتھ اور دوسرے کو
اُس کے بائیں ہاتھ لٹکا دیا گیا۔ 34 عیسیٰ نے کہا، ”اے باپ،
اِنہیں معاف کر، کیونکہ یہ جانتے نہیں کہ کیا کر رہے ہیں۔“

اُنہوں نے قرعہ ڈال کر اُس کے کپڑے آپس میں بانٹ
لئے۔ 35 ہجوم وہاں کھڑا تماشا دیکھتا رہا جبکہ قوم کے سرداروں نے
اُس کا مذاق بھی اُڑایا۔ اُنہوں نے کہا، ”اُس نے اَوروں کو بچایا
ہے۔ اگر یہ اللّٰہ کا چنا ہوا اور مسیح ہے تو اپنے آپ کو بچائے۔“

36 فوجیوں نے بھی اُسے لعن طعن کی۔ اُس کے پاس آ کر
اُنہوں نے اُسے مَے کا سرکہ پیش کیا 37 اور کہا، "اگر تُو یہودیوں
کا بادشاہ ہے تو اپنے آپ کو بچا لے۔"
38 اُس کے سر کے اوپر ایک تختی لگائی گئی تھی جس پر لکھا
تھا، "یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے۔"
39 جو مجرم اُس کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے اُن میں سے
ایک نے کفر بکتے ہوئے کہا، "کیا تُو مسیح نہیں ہے؟ تو پھر
اپنے آپ کو اور ہمیں بھی بچا لے۔"
40 لیکن دوسرے نے یہ سن کر اُسے ڈانٹا، "کیا تُو اللہ سے بھی
نہیں ڈرتا؟ جو سزا اُسے دی گئی ہے وہ تجھے بھی ملی ہے۔
41 ہماری سزا تو واجبی ہے، کیونکہ ہمیں اپنے کاموں کا بدلہ مل رہا
ہے، لیکن اِس نے کوئی بُرا کام نہیں کیا۔" 42 پھر اُس نے

عیسیٰ سے کہا، "جب آپ اپنی بادشاہی میں آئیں تو مجھے یاد کریں۔"

43 عیسیٰ نے اُس سے کہا، "مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں کہ تُو آج ہی میرے ساتھ فردوس میں ہو گا۔"

حضرت عیسیٰ کی موت

44 بارہ بجے سے دوپہر تین بجے تک پورا ملک اندھیرے میں ڈوب گیا۔ 45 سورج تاریک ہو گیا اور بیت المُقدّس کے مُقدّس ترین کمرے کے سامنے لٹکا ہوا پردہ دو حصوں میں پھٹ گیا۔ 46 عیسیٰ اونچی آواز سے پکار اُٹھا، "اے باپ، مَیں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔" یہ کہہ کر اُس نے دم چھوڑ دیا۔

47 یہ دیکھ کر وہاں کھڑے فوجی افسر نے اللہ کی تمجید کر کے کہا، "یہ آدمی واقعی راست باز تھا۔"

48 اور ہجوم کے تمام لوگ جو یہ تماشا دیکھنے کے لئے جمع ہوئے تھے یہ سب کچھ دیکھ کر چھاتی پیٹنے لگے اور شہر میں واپس چلے گئے۔ 49 لیکن عیسیٰ کے جاننے والے کچھ فاصلے پر کھڑے دیکھتے رہے۔ اُن میں وہ خواتین بھی شامل تھیں جو گلیل میں اُس کے پیچھے چل کر یہاں تک اُس کے ساتھ آئی تھیں۔

حضرت عیسیٰ کو دفن کیا جاتا ہے

50 وہاں ایک نیک اور راست باز آدمی بنام یوسف تھا۔ وہ یہودی عدالتِ عالیہ کا رُکن تھا 51 لیکن دوسروں کے فیصلے اور حرکتوں پر رضامند نہیں ہوا تھا۔ یہ آدمی یہودیہ کے شہر ارمتیہ کا رہنے والا تھا اور اِس انتظار میں تھا کہ اللہ کی بادشاہی آئے۔ 52 اب اُس نے پیلاطس کے پاس جا کر اُس سے عیسیٰ کی لاش لے جانے کی اجازت مانگی۔ 53 پھر لاش کو اُتار کر اُس نے اُسے کتان کے کفن میں لپیٹ کر چٹان میں تراشی ہوئی ایک قبر میں

رکھ دیا جس میں اب تک کسی کو دفنایا نہیں گیا تھا۔ [54] یہ تیاری
کا دن یعنی جمعہ تھا، لیکن سبت کا دن شروع ہونے کو تھا۔ [55] جو
عورتیں عیسیٰ کے ساتھ گلیل سے آئی تھیں وہ یوسف کے پیچھے
ہو لیں۔ اُنہوں نے قبر کو دیکھا اور یہ بھی کہ عیسیٰ کی لاش کس طرح
اُس میں رکھی گئی ہے۔ [56] پھر وہ شہر میں واپس چلی گئیں اور اُس
کی لاش کے لئے خوشبودار مسالے تیار کرنے لگیں۔ لیکن بیچ میں
سبت کا دن شروع ہوا، اِس لئے اُنہوں نے شریعت کے
مطابق آرام کیا۔

24 حضرت عیسیٰ موت پر فتح پاتے ہیں

لوقا 24:1-35

[1] اتوار کے دن یہ عورتیں اپنے تیار شدہ مسالے لے کر صبح
سویرے قبر پر گئیں۔ [2] وہاں پہنچ کر اُنہوں نے دیکھا کہ قبر پر
کا پتھر ایک طرف لُڑھکا ہوا ہے۔ [3] لیکن جب وہ قبر میں گئیں

تو وہاں خداوند عیسیٰ کی لاش نہ پائی۔ [4] وہ ابھی اُلجھن میں وہاں
کھڑی تھیں کہ اچانک دو مرد اُن کے پاس آ کھڑے ہوئے جن
کے لباس بجلی کی طرح چمک رہے تھے۔ [5] عورتیں دہشت کھا
کر منہ کے بل جھک گئیں، لیکن اُن مردوں نے کہا، "تم کیوں
زندہ کو مُردوں میں ڈھونڈ رہی ہو؟ [6] وہ یہاں نہیں ہے، وہ تو جی
اُٹھا ہے۔ وہ بات یاد کرو جو اُس نے تم سے اُس وقت کہی جب
وہ گلیل میں تھا۔ [7] 'لازم ہے کہ ابنِ آدم کو گناہ گاروں کے حوالے
کر دیا جائے، مصلوب کیا جائے اور کہ وہ تیسرے دن جی
اُٹھے۔'"

[8] پھر اُنہیں یہ بات یاد آئی۔ [9] اور قبر سے واپس آ کر اُنہوں
نے یہ سب کچھ گیارہ رسولوں اور باقی شاگردوں کو سنا دیا۔ [10] مریم
مگدلینی، یُوأنّہ، یعقوب کی ماں مریم اور چند ایک اَور عورتیں اُن
میں شامل تھیں جنہوں نے یہ باتیں رسولوں کو بتائیں۔ [11] لیکن اُن

کو یہ باتیں بے تُکی سی لگ رہی تھیں، اِس لئے اُنہیں یقین نہ آیا۔ 12 تو بھی پطرس اُٹھا اور بھاگ کر قبر کے پاس آیا۔ جب پہنچا تو جھک کر اندر جھانکا، لیکن صرف کفن ہی نظر آیا۔ یہ حالات دیکھ کر وہ حیران ہوا اور چلا گیا۔

اماؤس کے راستے میں حضرت عیسیٰ سے ملاقات

13 اُسی دن عیسیٰ کے دو پیروکار ایک گاؤں بنام اماؤس کی طرف چل رہے تھے۔ یہ گاؤں یروشلم سے تقریباً دس کلومیٹر دُور تھا۔ 14 چلتے چلتے وہ آپس میں اُن واقعات کا ذکر کر رہے تھے جو ہوئے تھے۔ 15 اور ایسا ہوا کہ جب وہ باتیں اور ایک دوسرے کے ساتھ بحث مباحثہ کر رہے تھے تو عیسیٰ خود قریب آ کر اُن کے ساتھ چلنے لگا۔ 16 لیکن اُن کی آنکھوں پر پردہ ڈالا گیا تھا، اِس لئے وہ اُسے پہچان نہ سکے۔ 17 عیسیٰ نے کہا، ”یہ کیسی

باتیں ہیں جن کے بارے میں تم چلتے چلتے تبادلہ خیال کر رہے ہو؟“

یہ سن کر وہ غمگین سے کھڑے ہو گئے۔ 18 اُن میں سے ایک بنام کلیوپاس نے اُس سے پوچھا، ”کیا آپ یروشلم میں واحد شخص ہیں جسے معلوم نہیں کہ اِن دنوں میں کیا کچھ ہوا ہے؟“

19 اُس نے کہا، ”کیا ہوا ہے؟“

اُنہوں نے جواب دیا، ”وہ جو عیسیٰ ناصری کے ساتھ ہوا ہے۔ وہ نبی تھا جسے کلام اور کام میں اللہ اور تمام قوم کے سامنے زبردست قوت حاصل تھی۔ 20 لیکن ہمارے راہنما اماموں اور سرداروں نے اُسے حکمرانوں کے حوالے کر دیا تاکہ اُسے سزائے موت دی جائے، اور اُنہوں نے اُسے مصلوب کیا۔ 21 لیکن ہمیں تو اُمید تھی کہ وہی اسرائیل کو نجات دے گا۔ اِن واقعات کو تین دن ہو گئے ہیں۔ 22 لیکن ہم میں سے کچھ خواتین

نے بھی ہمیں حیران کر دیا ہے۔ وہ آج صبح سویرے قبر پر گئیں
23 تو دیکھا کہ لاش وہاں نہیں ہے۔ اُنہوں نے لوٹ کر ہمیں بتایا
کہ ہم پر فرشتے ظاہر ہوئے جنہوں نے کہا کہ عیسیٰ زندہ ہے۔
24 ہم میں سے کچھ قبر پر گئے اور اُسے ویسا ہی پایا جس طرح
اُن عورتوں نے کہا تھا۔ لیکن اُسے خود اُنہوں نے نہیں دیکھا۔"
25 پھر عیسیٰ نے اُن سے کہا، "ارے نادانو! تم کتنے کُند ذہن
ہو کہ تمہیں اُن تمام باتوں پر یقین نہیں آیا جو نبیوں نے فرمائی
ہیں۔ 26 کیا لازم نہیں تھا کہ مسیح یہ سب کچھ جھیل کر اپنے جلال
میں داخل ہو جائے؟" 27 پھر موسیٰ اور تمام نبیوں سے شروع کر
کے عیسیٰ نے کلامِ مُقدّس کی ہر بات کی تشریح کی جہاں جہاں
اُس کا ذکر ہے۔

28 چلتے چلتے وہ اُس گاؤں کے قریب پہنچے جہاں اُنہیں جانا
تھا۔ عیسیٰ نے ایسا کیا گویا کہ وہ آگے بڑھنا چاہتا ہے، 29 لیکن

اُنہوں نے اُسے مجبور کر کے کہا، "ہمارے پاس ٹھہریں، کیونکہ شام ہونے کو ہے اور دن ڈھل گیا ہے۔" چنانچہ وہ اُن کے ساتھ ٹھہرنے کے لئے اندر گیا۔ 30 اور ایسا ہوا کہ جب وہ کھانے کے لئے بیٹھ گئے تو اُس نے روٹی لے کر اُس کے لئے شکرگزاری کی دعا کی۔ پھر اُس نے اُسے ٹکڑے کر کے اُنہیں دیا۔ 31 اچانک اُن کی آنکھیں کھل گئیں اور اُنہوں نے اُسے پہچان لیا۔ لیکن اُسی لمحے وہ اوجھل ہو گیا۔ 32 پھر وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے، "کیا ہمارے دل جوش سے نہ بھر گئے تھے جب وہ راستے میں ہم سے باتیں کرتے کرتے ہمیں صحیفوں کا مطلب سمجھا رہا تھا؟"

33 اور وہ اُسی وقت اُٹھ کر یروشلم واپس چلے گئے۔ جب وہ وہاں پہنچے تو گیارہ رسول اپنے ساتھیوں سمیت پہلے سے جمع تھے

34 اور یہ کہہ رہے تھے، ”خداوند واقعی جی اُٹھا ہے! وہ شمعون
پر ظاہر ہوا ہے۔“
35 پھر اماؤس کے دو شاگردوں نے اُنہیں بتایا کہ گاؤں کی
طرف جاتے ہوئے کیا ہوا تھا اور کہ عیسیٰ کے روٹی توڑتے
وقت اُنہوں نے اُسے کیسے پہچانا۔

25 شاگردوں پر ظہور اور صعودِ مسیح

لوقا 24:36-53

حضرت عیسیٰ شاگردوں پر ظاہر ہوتے ہیں

36 وہ ابھی یہ باتیں سنا رہے تھے کہ عیسیٰ خود اُن کے درمیان
آ کھڑا ہوا اور کہا، ”تمہاری سلامتی ہو۔“
37 وہ گھبرا کر بہت ڈر گئے، کیونکہ اُن کا خیال تھا کہ کوئی
بھوت پریت دیکھ رہے ہیں۔ 38 اُس نے اُن سے کہا، ”تم
کیوں پریشان ہو گئے ہو؟ کیا وجہ ہے کہ تمہارے دلوں میں

شک اُبھر آیا ہے؟ 39 میرے ہاتھوں اور پاؤں کو دیکھو کہ مَیں
ہی ہوں۔ مجھے ٹٹول کر دیکھو، کیونکہ بھوت کے گوشت اور ہڈیاں
نہیں ہوتیں جبکہ تم دیکھ رہے ہو کہ میرا جسم ہے۔"

40 یہ کہہ کر اُس نے اُنہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔
41 جب اُنہیں خوشی کے مارے یقین نہیں آ رہا تھا اور تعجب
کر رہے تھے تو عیسیٰ نے پوچھا، "کیا یہاں تمہارے پاس کوئی
کھانے کی چیز ہے؟" 42 اُنہوں نے اُسے بُھنی ہوئی مچھلی کا ایک
ٹکڑا دیا۔ 43 اُس نے اُسے لے کر اُن کے سامنے ہی کھا لیا۔

44 پھر اُس نے اُن سے کہا، "یہی ہے جو مَیں نے تم کو اُس
وقت بتایا تھا جب تمہارے ساتھ تھا کہ جو کچھ بھی موسیٰ کی
شریعت، نبیوں کے صحیفوں اور زبور کی کتاب میں میرے
بارے میں لکھا ہے اُسے پورا ہونا ہے۔"

45 پھر اُس نے اُن کے ذہن کو کھول دیا تاکہ وہ اللہ کا کلام
سمجھ سکیں۔ 46 اُس نے اُن سے کہا، ”کلامِ مُقدّس میں یوں لکھا
ہے، مسیح دُکھ اُٹھا کر تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔
47 پھر یروشلم سے شروع کر کے اُس کے نام میں یہ پیغام تمام
قوموں کو سنایا جائے گا کہ وہ توبہ کر کے گناہوں کی معافی پائیں۔
48 تم اِن باتوں کے گواہ ہو۔ 49 اور مَیں تمہارے پاس اُسے بھیج
دوں گا جس کا وعدہ میرے باپ نے کیا ہے۔ پھر تم کو آسمان
کی قوت سے ملبّس کیا جائے گا۔ اُس وقت تک شہر سے باہر نہ
نکلنا۔“

حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھایا جاتا ہے

50 پھر وہ شہر سے نکل کر اُنہیں بیت عنیاہ تک لے گیا۔ وہاں
اُس نے اپنے ہاتھ اُٹھا کر اُنہیں برکت دی۔ 51 اور ایسا ہوا کہ
برکت دیتے ہوئے وہ اُن سے جدا ہو کر آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔

52 اُنہوں نے اُسے سجدہ کیا اور پھر بڑی خوشی سے یروشلم
واپس چلے گئے۔ 53 وہاں وہ اپنا پورا وقت بیت المُقدّس میں
گزار کر اللہ کی تمجید کرتے رہے۔

26 انتخاب کی ضرورت ہے

یوحنا 3:1-21

1 فریسی فرقے کا ایک آدمی بنام نیکدیمس تھا جو یہودی عدالتِ
عالیہ کا رُکن تھا۔ 2 وہ رات کے وقت عیسیٰ کے پاس آیا اور کہا،
”اُستاد، ہم جانتے ہیں کہ آپ ایسے اُستاد ہیں جو اللہ کی طرف
سے آئے ہیں، کیونکہ جو الٰہی نشان آپ دکھاتے ہیں وہ صرف
ایسا شخص ہی دکھا سکتا ہے جس کے ساتھ اللہ ہو۔“
3 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ
شخص اللہ کی بادشاہی کو دیکھ سکتا ہے جو نئے سرے سے پیدا ہوا
ہو۔“

4 نیکدیمس نے اعتراض کیا، ”کیا مطلب؟ بوڑھا آدمی کس طرح نئے سرے سے پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں جا کر پیدا ہو سکتا ہے؟“

5 عیسیٰ نے جواب دیا، ”مَیں تجھے سچ بتاتا ہوں، صرف وہ شخص اللہ کی بادشاہی میں داخل ہو سکتا ہے جو پانی اور روح سے پیدا ہوا ہو۔ 6 جو کچھ جسم سے پیدا ہوتا ہے وہ جسمانی ہے، لیکن جو روح سے پیدا ہوتا ہے وہ روحانی ہے۔ 7 اِس لئے تُو تعجب نہ کر کہ مَیں کہتا ہوں، ’تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔‘ 8 ہَوا جہاں چاہے چلتی ہے۔ تُو اُس کی آواز تو سنتا ہے، لیکن یہ نہیں جانتا کہ کہاں سے آتی اور کہاں کو جاتی ہے۔ یہی حالت ہر اُس شخص کی ہے جو روح سے پیدا ہوا ہے۔“

9 نیکدیمس نے پوچھا، ”یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟“

10 عیسیٰ نے جواب دیا، "تُو تو اسرائیل کا اُستاد ہے۔ کیا اِس
کے باوجود بھی یہ باتیں نہیں سمجھتا؟ 11 مَیں تجھ کو سچ بتاتا ہوں،
ہم وہ کچھ بیان کرتے ہیں جو ہم جانتے ہیں اور اُس کی گواہی
دیتے ہیں جو ہم نے خود دیکھا ہے۔ توبھی تم لوگ ہماری گواہی
قبول نہیں کرتے۔ 12 مَیں نے تم کو دنیاوی باتیں سنائی ہیں اور
تم اُن پر ایمان نہیں رکھتے۔ تو پھر تم کیونکر ایمان لاؤ گے اگر تمہیں
آسمانی باتوں کے بارے میں بتاؤں؟ 13 آسمان پر کوئی نہیں چڑھا
سوائے ابنِ آدم کے، جو آسمان سے اُترا ہے۔

14 اور جس طرح موسیٰ نے ریگستان میں سانپ کو لکڑی پر لٹکا
کر اونچا کر دیا اُسی طرح ضرور ہے کہ ابنِ آدم کو بھی اونچے پر
چڑھایا جائے، 15 تاکہ ہر ایک کو جو اُس پر ایمان لائے گا ابدی
زندگی مل جائے۔ 16 کیونکہ اللہ نے دنیا سے اِتنی محبت رکھی کہ
اُس نے اپنے اکلوتے فرزند کو بخش دیا، تاکہ جو بھی اُس پر ایمان

لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ابدی زندگی پائے۔ [17] کیونکہ اللہ نے اپنے فرزند کو اِس لئے دنیا میں نہیں بھیجا کہ وہ دنیا کو مجرم ٹھہرائے بلکہ اِس لئے کہ وہ اُسے نجات دے۔

[18] جو بھی اُس پر ایمان لایا ہے اُسے مجرم نہیں قرار دیا جائے گا، لیکن جو ایمان نہیں رکھتا اُسے مجرم ٹھہرایا جا چکا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے اکلوتے فرزند کے نام پر ایمان نہیں لایا۔ [19] اور لوگوں کو مجرم ٹھہرانے کا سبب یہ ہے کہ گو اللہ کا نور اِس دنیا میں آیا، لیکن لوگوں نے نور کی نسبت اندھیرے کو زیادہ پیار کیا، کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے۔ [20] جو بھی غلط کام کرتا ہے وہ نور سے دشمنی رکھتا ہے اور اُس کے قریب نہیں آتا تاکہ اُس کے بُرے کاموں کا پول نہ کھل جائے۔ [21] لیکن جو سچا کام کرتا ہے وہ نور کے پاس آتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ اُس کے کام اللہ کے وسیلے سے ہوئے ہیں۔“